بدنگاہی کی تباہی



مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن
حضرت مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی
نوّر اللہ مرقدہٗ

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ ﷺ

بدنگاھی کی تباھی

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ (پارہ ۱۸، سورۃ النور، ایت ۳۰)

ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (زنا سے بچیں)۔

اور فرمایا: وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ (پارہ ۱۸، سورۃ النور، ایت ۳۱)

ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں (بدکاری سے بچیں)۔

فائدہ: ان دونوں مضمونوں میں مرد و عورت کو بدنگاہی سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے اسی لئے کہ زنا کا سب سے پہلا مرحلہ نگاہ طے کرتی ہے اور اس سے بچنا سخت مشکل ہے کیونکہ یہ نگاہ دل پر زبردست طریقے سے تیر پھینکتا ہے۔

نگاہ کی تاثیر: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ بیگانی عورت وغیرہ کے دیکھنے سے بچو اس لئے کہ دل میں اس سے شہوت پیدا ہوتی ہے۔ (یونہی بے ریش حسین لڑکے کا چہرہ)۔

شیطان کا تیر: روح البیان میں ہے کہ انسان کے جسم میں شیطان کا سب سے بڑا تیر انسان کی آنکھ ہے اس لئے دوسرے حواس اپنے مقام پہ ساکن ہے انھیں جب تک شے مس نہیں کرتی اس وقت تک حرکت میں نہیں آتے بخلاف آنکھ کے کہ یہ دُور و نزدیک ہر طرح سے انسان کو کام دیتی ہے اور اسی کے ذریعے سے ہی انسان بہت سی غلطیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

این همه آفت که بتن میرسد	از نظر توبه شکن میرسد
دیده فرویوش جودر در صدف	تانشوی تیر بلا را هدف

(تفسیر روح البیان، سورۃ النور تحت آیت ۳۰، الجزء ۹، الصفحۃ ۱۲۱)

یعنی یہ جملہ آفات جو انسان کو پہنچتی ہیں اسی آنکھ توبہ شکن سے ہی پہنچتی ہیں۔ آنکھ کو ایسے چھپا کے رکھ جیسے صدف میں موتی چھپا ہوتا ہے تاکہ بلیات کا نشانہ نہ بنو۔

اسی لئے شرع میں پہلی بار اچانک کسی اجنبی عورت وغیرہ کو دیکھنا معاف ہے اس کے بعد دوبارہ دیکھے گا تو عمداً دیکھنے میں داخل ہوگا۔

حدیث شریف ۱ : حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اے ابن آدم! پہلی بار دیکھنا تیرے لئے معاف ہے لیکن دوبارہ دیکھنے سے بچنا ورنہ وہ تیرے لئے ہلاکت کا موجب بنے گا۔

حدیث شریف ۲: حضور سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: اے میرے اُمتیو! تم چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہارے لئے بہشت کا ضامن ہوں۔ وہ چیزیں یہ ہیں:

۱۔ جب بات کرو تو سچ بولو۔

۲۔ جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو۔

۳۔ جب امانت رکھوائی جائے تو اسے ادا کرو۔

۴۔ اپنے فروج (شرمگاہ) کی حفاظت کرو۔

۵۔ اپنی آنکھوں کو غیر محارم سے بچاؤ۔

۶۔ اپنے ہاتھوں کو حرام کاری سے محفوظ رکھو۔

بد نگاھی کی سزا: ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اس کے آگے سے ایک عورت گزری اس نے نماز کے دوران ہی اس عورت کو بار بار دیکھا اُسی وقت سے اس کی بینائی چھین لی گئی۔

شیطان کا شکار اور اس کا تیر: سب کو معلوم ہے کہ شیطان کا مقصد بنی آدم کو مستحقِ دوزخ بنانا ہے وہ اس شکار کی تاک میں لگا رہتا ہے اور بنی آدم کو پھنسانے اور اپنے شکار بنانے کا اس کے پاس سب سے بڑا حربہ اور تیز تیر بدنگاہی ہے۔

چنانچہ سیّدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: يقول ابليس هى قوسى القديمه التى ارمى بها وسهمى الذى لااخطى به يعنى النظرة۔ (نزهة الناظرين)

یعنی شیطان ابلیس کہتا ہے نظر بد (بدنگاہی) میرا تیر کمان ہے جو میں پھینکا کرتا ہوں اور میرا یہ تیر خطا نہیں جاتا۔

یعنی بدنگاہی سے نہ بچنے والا زنا سے بھی نہیں بچ سکتا اور شیطان کی اس شرارت کو ہر انسان آزما چکا ہے بلکہ اس کے تیر کے زخم تو ایسے گھائل ہیں کہ ان سے چھٹکارا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: ایسی سزائیں بعض لوگوں کو بطور نصیحت فوراً مل جاتی ہیں ورنہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ سزائیں (عذاب) آخرت سے خاص ہے جسے دنیا میں سزا ملے وہ عبرت کے لیے ہوتا ہے۔

حرم مکّہ کی خاتون: حضرت حاجی علامہ محمد لطیف چشتی کا مونکی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ طواف کعبہ کے دوران ایک نوجوان ایک حسینہ جمیلہ خاتون کو غور سے دیکھ رہا تھا تو خاتون نے اسے فرمایا بھائی یہاں تو گناہ بخشوانے کے

لئے آتے ہیں اور آپ اپنے عذاب (گناہ) کو بڑھانے آئے ہیں نوجوان نے یہ بات سن کرآنکھیں بند کرلیں اور طواف میں مصروف ہوگیا۔

امام احمد رضا کا کمال: بدنگاہی ہی کی تاثیرِ بدکوعلماءکرام علمی شباب میں سمجھتے ہیں لیکن امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے اسے بچپن میں نہ صرف سمجھ لیا بلکہ عملی کاروائی سے طعنہ باز بازاری عورت کوبھی لا جواب فرمادیا۔آپ ۴،۵ سال کی عمر کے تھے کہ ایک دن اپنے گھر سے باہر نکلے ایک بڑا کرتہ زیب تن تھا چند زنان بازاری (طوائف) کا سامنے سے گزر ہوا آپ نے جب انہیں دیکھا تو کرتہ کے دامن سے منہ چھپالیا انہیں میں سے ایک نے کہا کہ میاں ستر کی تو خبرلو۔آپ نے منہ چھپائے ہی برجستہ جواب دیا کہ نظر بہکتی ہے تو ستر بہکتا ہے۔یہ جواب سن کر زن بازاری شرمندہ ہوکرلا جواب ہوگئی اور آپ کی حاضر جوابی سے سننے والے حیران ہوگئے۔

سابق انبیاء علیہم السلام کے ارشادات:

(۱) قال عیسیٰ علیہ السلام ایاکم و النظرۃ فانہا تزرع فی القلب شہوۃ و کفی بہا فتنہ۔

(نزھتہ الناظرین،صفحہ٢٠٦)

یعنی سیّدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے لوگو!بدنگاہی سے بچو کیونکہ غلط نظر سے دیکھنے سے دل میں شہوت پیدا ہوتی ہے اور یہ شہوت فتنہ (زنا) کے لئے کافی ہے۔

(۲) قال داؤد علیہ السلام لابنہ امش خلف الاسد و الاسود و لاتمش خلف المرأۃ۔

(نزھۃ الناظرین ،صفحہ٢٠٦)

یعنی سیّدنا داوٗدعلیہ السلام نے اپنے بیٹے کوفرمایا اے بیٹا تو شیر کے پیچھے جاسکتا ہے کالے ناگ (سانپ) کے پیچھے جاسکتا ہے لیکن تو عورت کے پیچھے نہ جا۔

کیونکہ سانپ کا ڈسا ہوا نجات پاسکتا ہے لیکن بدنگاہی کا ڈنک ایسا ظالم ہے کہ اس سے نجات مشکل ہے۔

چند واقعات آخر میں عرض کروں گا۔(انشاء اللّٰہ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری کاروائی: (۱) حجۃ الوداع کے موقعہ پرحضرت عباس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے ایک خاتون نے آپ سے مسائل دریافت کئے تو آپ نے صاحبزادہ کے چہرہ کواس خاتون کے دیکھنے سے دوسری طرف کردیا کہ نہ وہ نوجوان دیکھے گا نہ بدنگاہی میں مبتلا ہوگا۔

(۲) اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن جن میں پاکباز بیبیوں کو نابینا صحابی رضی اللہ عنہ سے پردہ کا حکم فرمایا جب اُنہوں نے عرض کی کہ وہ تو نابینا ہے آپ ﷺ نے فرمایا وہ نابینا ہے تم تو نابینا نہیں ہو۔

فائدہ: کتنی نزاکت ہے بدنگاہی کے مسئلہ میں کہ بظاہر اگر چہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کو فرمایا جارہا ہے لیکن درحقیقت انتباہ تو اُمت کو ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا درس تقویٰ: قال یحییٰ لعیسیٰ علیہ السلام لاتکن حدید النظر الی مالیس لك فانه لن یزنی فرجل حفظت نظرك فان استطعت ان لاتنظر الی ثوب المواة التی لایحل لك فافعل ولن تستطیع ذالك الا باذن اللّٰه تعالیٰ۔ (نزھة الناظرین)

یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے سے فرمایا اے انسان جس چیز کی طرف تیرا دیکھنا جائز نہیں اس کی طرف تو تیز نظر سے نہ دیکھ کیونکہ جب تک تو اپنی نگاہ کی حفاظت کرتا رہے گا زنا سے بچا رہے گا اور اگر تو یہ کر سکے کہ کسی اجنبیہ عورت کے کپڑوں کی طرف بھی نظر نہ کرے تو ایسا کر۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

فائدہ: آپ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ عورت کا بدنگاہی سے دیکھنا تو بڑی بات ہے عورت کا کپڑا بھی نہ دیکھو کیونکہ وہ بھی زنا کو اُبھارنا ہے بلکہ بزرگوں کو فرمایا ہے کہ جہاں عورت بیٹھی تھی وہ اگرچہ چلی گئی لیکن پھر بھی اس کی جگہ پر نہ بیٹھو جب تک کہ وہ جگہ گرم ہو کیونکہ اس سے زنا کے تصورات بڑھیں گے اور اب نہ سہی کبھی بھی یہ تصورات زنا کا سبب بن جائیں گے۔

مرشد سیرانی قدس سرہٗ: ہمارے مرشد سیّدنا محمد الدین سیرانی قدس سرہٗ جہاں سے عورت کے پاؤں کا نشان نظر آتا اس جگہ سے ایک فرلانگ دور چلے جاتے کہ کہیں عورت کا تصور ذہن میں نہ آجائے۔

فائدہ: ویسے تو آپ کی ولایتِ کاملہ مشہور ہے اور کرامات کا سلسلہ بھی وسیع ہے لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ نے مدۃ العمر شادی (نکاح) نہیں کیا۔ آپ سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا فقیر میں منی نہیں ہے۔ اس کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) انانیت ہی ختم ہوگئی ہے۔

(۲) مادۂ منویہ ہی ختم ہے۔

وہ اس طرح کہ آپ نے یادِ خدا میں اتنا کمال پیدا کیا کہ نفسانی خیالات بھی مٹ کر رہ گئے۔ اللہ ہمیں بھی اپنی یاد میں محویت و استغراق کی دولت نصیب فرمائے۔ (آمین)

ہدایات رسولِ اکرم ﷺ: ہمارے نبی پاک ﷺ نے اُمت کی خیر خواہی میں ایسی ہدایات جاری فرمائی ہیں کہ جن پر عمل کرنے سے برائی کا ارتکاب تو دور کی بات ہے اس کا وہم وخیال تک بھی مٹا دیا جاتا ہے چنانچہ چند روایات بدنگاہی کے متعلق ملاحظہ ہوں۔

روایات پڑھنے سے پہلے ارشادِ ربانی عزوجل پڑھئے: اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْؤُلًا (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۳۶)

ترجمہ: بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

فائدہ: آیت میں ہے کہ السَّمْعَ وَ الْبَصَر اور الْفُؤَادَ سے سوال ہوگا جو ان سے اُمور سرزد ہونگے یہاں ہمارا موضوع ''نگاہ'' ہے تو اس سے یہی سوال ہوگا کہ تو نے کیا دیکھا اگر خیر و بھلائی ہے تو الحمدللہ ورنہ عذاب ہی عذاب (معاذ اللہ) اسی لئے حکم ہے کہ کسی غیر محرم پر اچانک نگاہ پڑ جائے تو فوراً نگاہ ہٹا لے جیسا کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ عَنْ جَدِّہِ جَرِیرِ بْنِ عَبْدِ اللَّہِ الْبَجْلِیِّ ، رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُ ، قَالَ :سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، عَنْ نَظْرَۃِ الْفَجْأَۃِ ، فَأَمَرَنِی أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِی ۔

(تفسیرِ ابن کثیر،الباب ۳۰، سورہ نور، الجزء٦، الصفحۃ ٤١)

یعنی حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اگر میری نظر (کسی عورت پر) اچانک پڑ جائے تو کیا کروں؟ تو مجھے میرے آقا ﷺ نے حکم دیا کہ نظر کو پھیر لے۔

فائدہ: اس کی تشریح تفسیرِ ابنِ کثیر میں ہے کہ فَإِنِ اتَّفَقَ أَنْ وَقَعَ الْبَصَرُ عَلَی مُحَرَّمٍ مِنْ غَیْرِ قَصْدٍ ، فَلْیَصْرِفْ بَصَرَہُ عَنْہُ سَرِیعًا (تفسیرِ ابنِ کثیر،الباب ۳۰، سورہ نور، الجزء٦، الصفحۃ ٤١)

یعنی اگر اتفاقاً کسی پر نظر پڑ جائے جس کی طرف دیکھنا حرام ہے تو جلدی سے نظر پھیر لے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی نظر تصور وخیال کے بغیر ہوتی ہے جب عمداً دوسری نگاہ ڈالی جائیگی تو وہ زہر ثابت ہوگی۔ حضور سرور عالم ﷺ نے سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جیسے پاکباز انسان کو فرمایا: "یَا عَلِیُّ ، لَا تُتْبِعِ النَّظْرَۃَ النَّظْرَۃَ ، فَإِنَّ لَکَ الْأُولَی وَلَیْسَ لَکَ الْآخِرَۃُ

(تفسیرِ ابنِ کثیر،الباب ۳۰، سورہ نور، الجزء٦، الصفحۃ ٤٢)

یعنی پہلی نظر معاف ہے لیکن دوسری نظر تمہارے لئے وبال وعذاب ہوگی۔

بد نگاھی زنا ھے: بدنگاہی خودزنا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ

(۱)حضوراکرم ﷺ نے فرمایا: فَزِنَى الْعَيْنَيْنِ : النَّظَرُ

(تفسير ابن كثير، الباب ٢٧، سوره النجم، الجزء٧، الصفحة ٤٦٠)

یعنی بدنگاہی (بری نظر) یہ آنکھ کا زنا ہے۔

(۲) سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ

(الزواجر عن اقتراف الكبائر، الباب الكبيرة الثانية والاربعون والثالثة والاربعون والرابعة والاربعون، الجزء٢، الصفحة٢١٦)

یعنی دونوں آنکھوں کا زنا بری نظر ہے۔

فائدہ: زواجر میں ہے کہ عورتوں کی طرف بری نظر سے دیکھنے والوں کواللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کا سرمہ لگائے گا۔

(۳) (وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -قَالَ :لَعَنَ اللَّهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ (تفسير مظهرى، سوره نور آيت ٣٠، الجزء٦، الصفحة ٤٩١)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے (فرمایا) اللہ تعالیٰ کی لعنت بدنگاہی سے دیکھنے والے اور دکھانے والے پر۔

اسی لئے خوفِ خدا رکھنے والے بندۂ خدا پر لازم ہے کہ وہ اپنی نگاہ کو قابو کرے تاکہ بدنگاہی کی خرابی میں مبتلا نہ ہو اور یہی نگاہِ بدزنا تک لے جائے گی اور زنا جہنم کا ایندھن ہے۔لیکن دورِحاضرہ کا نوجوان بالخصوص اس مرض میں نہ صرف مبتلا ہے بلکہ عمداً اس آگ کے گڑھے میں بار بار چھلانگ لگاتا ہے جہاں سے عورت کا گزر ہوگا یہ گھورگھور کر دیکھے گا اور بار بار دیکھے گا شرمانا تو اس کی قسمت میں لکھا ہی نہیں بلکہ بار بار گھورنا اپنے لئے فخر سمجھتا ہے لیکن یاد رہنا چاہئے کہ نامحرم کو دیکھنا بےلذت گناہ تو ہے ہی لیکن پتہ اس وقت چلے گا جب جہنم کی لوہے کی گرم سلاخیں سرمے کی سلائی کی طرح جناب کی آنکھوں میں پھیری جائیں گی اتنی بار جتنی دفعہ جناب نے غیرمحرم عورت یا بےریش لڑکے پر نگاہِ بد ڈالی ہوگی۔ چونکہ نگاہِ بد کا انجام زنا یا لواطت ہے۔فقیر ذیل میں ان دونوں کی تفصیل عرض کرتا ہے۔

زنا کی وعیدیں: بدنگاہی زنا کا ارتکاب کراتی ہے اور زنا کی سزا سخت ہے دنیا میں بھی آخرت میں بھی۔

قرآن مجید: (۱)اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا

(پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، آیت ۳۲)

ترجمہ: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بےحیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

(۲) وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًاo يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًاoاِلَّا مَنْ تَابَ

(پارہ۱۹،سورۃالفرقان،ایت ٦٨ تا ٧٠)

ترجمہ: اوروہ جواللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبودکونہیں پوجتے اوراس جان کوجس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔مگر جوتوبہ کرے۔

(۳) اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(پارہ۱۸،سورۃالنور،ایت۲)

ترجمہ: جوعورت بدکار ہواور جومرد توان میں ہر ایک کوسوکوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگرتم ایمان لاتے ہواللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

زنا کرنے والوں کی سزا: علمائے کرام بیان کرتے ہیں کہ یہ دنیا میں زانی مردوعورت کی کنوارے ہونے کی صورت میں سزا ہے اور اگر وہ دونوں شادی شدہ ہوں یا عمر میں کسی موقع پر شادی کر چکے تھے تو پھر ان کو پتھروں سے مار مار کر رجم اور سنگسار کرنا چاہیے حتیٰ کہ پتھر کھا کھا کر وہ مرجائیں۔اسی طرح ہی سنت نبویہ ﷺ میں یہ ثابت ہے۔اگر ان دونوں سے دنیا میں زنا کا بدلہ سزا کی صورت میں نہ لیا گیا اور وہ بغیر توبہ کے مرگئے توان کو آگ میں آگ کے کوڑوں کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

ایضاً: یہ بھی وارد ہے کہ آسمانی کتاب زبور میں یہ لکھا جا چکا ہے کہ زانیوں کوان کی شرمگاہوں کے ساتھ آگ میں لٹکا دیا جائے گا اور لوہے کے کوڑوں کے ساتھ ان کی مرمت کی جائے گی۔وہ جب اس مار سے بچنے کے لیے فریاد کرے گا تو جہنم کے داروغے اسے کہیں گے۔اب اس پکار کا کیا فائدہ جب کہ تو ہنستا،کھیلتا،خوش ہوتا اور اتراتا تھا اور نہ اللہ تعالیٰ کا خوف محسوس کرتا تھا اور نہ ہی اللہ سے حیا کرتا تھا۔

﴿احادیث مبارکہ﴾

(۱)حضور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

(سنن النسائی، کتاب قطع السرقة، باب تعظیم السرقة، الجزء ۱۵، الصفحة ۳٤، الحدیث ٤٧٨٧)

یعنی زنا کرنے والا حالتِ زنا میں مومن نہیں ہوتا اور چور چوری کی حالت میں مومن نہیں ہوتا، شراب خور شراب پینے کی حالت میں مومن نہیں ہوتا اور کوئی ڈاکہ ڈالنے والا ایسے ڈاکے کے وقت مومن نہیں ہوتا جب کہ وہ اعلیٰ چیز کو لوٹ رہا ہوتا ہے جس کی طرف لوگ اپنی نظریں بھی بلند کرتے ہیں۔

(۲) نبی پاک ﷺ نے فرمایا: إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ

(شعب الایمان للبیهقی، کتاب السابع والثلاثون من شعب الایمان وهو باب فی تحریم الفروج، باب اذا زنی الرجل خرج منه الایمان فکان علیه کالظلة، الجزء ۱۱، الصفحة ۳٤۹، الحدیث ۵۱۳۱)

یعنی جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر اس کے سر پر چھتری کی طرح چلا جاتا ہے پھر جب وہ اپنے اس کام سے نکلتا ہے تو ایمان اسکی طرف واپس لوٹ آتا ہے۔

(۳) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مَنْ زَنٰى أَوْشَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مَنْهُ الْاِيْمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْاِنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِنْ رَأْسِهِ۔ (کنزالعمال، الجزء ۵، الصفحة ۳۱٤)

یعنی جو شخص زنا یا شراب خواری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے یوں ایمان کھینچ لیتا ہے جس طرح آدمی قمیص کو اپنے سر سے نکال لیتا ہے۔

(۴) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ۔

(صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان غلظ تحریم إسبال الإزار الخ، الجزء۱، الصفحة۲۷۹، الحدیث ۱۵٦)

یعنی تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ بوڑھا زانی، بہت جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور تکبر کرنے والا فقیر۔

(۵) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا اے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ

(صحيح البخارى، كتاب تفسير القرآن، باب قوله والذين لايدعون مع الله الهاآخر ولايقتلون النفس، الجزء ١٤، الصفحة ٤٢٠، الحديث ٤٣٨٩)

یعنی تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔

میں نے کہا واقعی یہ بہت عظیم گناہ ہے اس کے بعد کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ

(صحيح البخارى، كتاب تفسير القرآن، باب قوله والذين لايدعون مع الله الهاآخر ولايقتلون النفس، الجزء ١٤، الصفحة ٤٢٠، الحديث ٤٣٨٩)

یعنی تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گی۔

میں نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ

(صحيح البخارى، كتاب تفسير القرآن، باب قوله والذين لايدعون مع الله الهاآخر ولايقتلون النفس، الجزء ١٤، الصفحة ٤٢٠، الحديث ٤٣٨٩)

یعنی تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل فرمادی: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًاo يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًاo اِلَّا مَنْ تَابَ (پارہ۱۹، سورۃ الفرقان، آیت ۶۸ تا ۷۰)

ترجمہ: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔ مگر جو توبہ کرے۔

انتباہ: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے دیکھئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ بدکاری کے جرم کو اپنی ذات کے ساتھ شرک کرنے اور بغیر حق کے حرمت والی جان کو قتل کرنے کے دو جرائم کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے۔

زانیوں کا عبرت ناک انجام: صحیح بخاری میں سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب بیان کیا ہے جس میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل و میکائیل آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم چل

پڑے اور چلتے چلتے ایک تنور کے پاس پہنچے جس کا اوپر کا حصہ یعنی منہ بہت تنگ تھا اور نچلا حصہ یعنی پیٹ اور پیندا بہت وسیع وعریض تھا اور اس میں سے شوروغل کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے اس کے اندر جھانکا تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں جلتی ہوئی نظر آئیں۔ ان کے نیچے سے شعلے ان کو اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے۔ جیسے ہی ان کو شعلے پکڑتے تو وہ اس کی سخت تپش سے چیخنے لگتے۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ یہ زنا کرنے والے مرد وعورت ہیں اور قیامت تک اسی عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے۔

(۲) اللہ رب العزت کے فرمان: لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ (پارہ۱۴، سورۃ الحجر، ایت۴۴)

ترجمہ: اس کے سات دروازے ہیں۔

اس قول باری تعالیٰ کی تفسیر میں عطاء رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ان تمام دروازوں میں سے سب سے زیادہ سخت غم کا باعث سخت حرارت والا، زیادہ پریشان کن، سخت بدبودار دروازہ زانیوں کا ہوگا جنھوں نے اس کے متعلق جانتے بوجھتے ہوئے بھی اس کا ارتکاب کیا۔

(۳) مکحول دمشقی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ آگ والوں کو نہایت سخت بدبو محسوس ہوگی تو وہ کہیں گے کہ اس سے بڑھ کر بُری بو کبھی نہیں محسوس کی گئی تو ان کو بتایا جائے گا کہ یہ بدکاری وزنا کرنے والوں کی شرمگاہوں کی بو ہے۔ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رحمتہ اللہ علیہ جو کہ ائمہ تفسیر میں شمار ہوتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو جہنم والوں کو مزید اذیت وتکلیف میں مبتلا کرے گی اور ان دس آیات میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کو لکھ کر دیں ان میں یہ بھی تھا کہ نہ تو چوری کرا ور نہ زنا کر ورنہ میں تجھ سے اپنے چہرے کو پردے میں رکھوں گا۔ اندازہ کیجئے کہ جب ایک پیغمبر کو اس بات کا خطاب کیا جارہا ہو تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

زنا کرنے والے پر شیطان کا خوش ہونا: (۱) رسول اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے ابلیس اپنے لشکروں کو زمین میں پھیلاتا ہے اور ان سے کہتا ہے کہ تم میں سے جو شخص کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اس کے سر پر ایک تاج پہناؤں گا۔ ان میں سے جو شخص زیادہ فتنہ بھڑکاتا ہے وہ اس شیطان کا اتنا ہی قریبی درجہ حاصل کرلیتا ہے۔ ان میں سے ایک شیطان آکر ابلیس سے کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو مسلسل گمراہ کرتا ہوں یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی شیطان اس سے کہتا ہے کہ یہ کیا کام ہوا۔ یہ تو کچھ بھی نہیں کیونکہ وہ آدمی کسی اور عورت سے شادی کرے گا پھر ایک شیطان آکر کہتا ہے کہ میں فلاں شخص کے پیچھے پڑا رہا حتی کے اس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ڈال دی۔ ابلیس کہتا ہے کہ یہ تو کوئی کام نہ ہوا وہ عنقریب اس سے صلح کرسکتا ہے۔ پھر ایک اور شیطان آتا ہے اور ابلیس کو اطلاع دیتا ہے کہ میں اس کو ابھارتا ہی رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کرلیا۔ یہ سن کر ابلیس خوش ہوجاتا ہے اور کہتا ہے تو نے

یہ بہت اچھا کام کیا۔ پھر اپنے قریب کرکے اس کے سر پر تاج رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے شر سے اور اس کے چیلے چانٹوں سے محفوظ فرمائے۔

(۲) انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الْاِیْمَانَ سِرْ بَالٌ یُسَرْ بِلَهُ اللّٰهُ مَنْ یَّشَاءُ فَاِذَا زَنَی الْعَبْدُ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ سِرْبَالَ الْاِیْمَان فَاِنْ تَابَ رَدَّهٗ عَلَیْهِ۔

(شعب الایمان للبیهقی، کتاب السابع و الثلا ثون من شعب الایمان وهوباب فی تحریم الفروج، باب الایمان سربال یسربله الله من یشاء ،فاذا زنی العبد نزع، الجزء ۱۱، الصفحة ۳۰۱، الحدیث ۵۱۳۳)

یعنی یقیناً ایمان ایک قمیض ہے، یہ قمیض اللہ عزوجل جس کو چاہے اسے پہنا دیتا ہے جب بندہ زنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کا یہ کرتا اتار دیتا ہے اگر وہ توبہ کرے تو اللہ عزوجل اسے اس پر لوٹا دیتا ہے۔

زنا کی خرابیاں: رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت! زنا سے بچو کیوں کہ اس میں چھ خرابیاں ہیں تین دنیا میں تین آخرت میں۔ دنیا والی خصلتیں یہ ہیں کہ چہرہ بے رونق ہوجاتا ہے، عمر میں کمی واقع ہوجاتی ہے اور فقیری ہمیشہ لازم رہتی ہے۔ اور آخرت والی سزائیں یہ ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ناراض ہوجاتا ہے، بُرے حساب وکتاب کا سامنا کرنا پڑے گا اور آگ کا عذاب ہوگا۔

(۳) مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ سَقَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ قِیلَ وَمَا نَهْرُ الْغُوطَةِ قَالَ نَهْرٌ یَجْرِی مِنْ فُرُوْ جِ الْمُوْمِسَاتِ

(مسند احمد، کتاب مسند الکوفیین، باب حدیث ابی موسی الاشعری رضی الله تعالی عنه، الجزء ٤٠، الصفحة ٦٥، الحدیث ١٨٧٤٨)

یعنی جو شخص شراب نوشی کے حالت میں فوت ہوا اللہ اُسے نہر غوطہ سے پلائے گا اور یہ وہ نہر ہے جو جہنم کی آگ میں بہتی ہوگی اور زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے بہتی ہوگی۔

ان کی شرمگاہوں سے پیپ نکل نکل کر نہر کی صورت میں بہہ رہا ہوگا پھر شراب نوش کرنے والوں کو پلایا جائے گا۔

(۴) حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ ذَنْبٍ بَعْدَ الشِّرْكِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ نُطْفَةٍ وَضَعَهَا رَجُلٌ فِی رَحِمٍ لَا یَحِلُّ لَهٗ (الجامع الصغیر، الجامع الصغیر- الجز ٢، الجز ٤، الصفحة ١٢)

(جامع الأحادیث، الباب حرف المیم، الجز ١٩، الصفحة ١٥٨)

یعنی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے بعد کوئی گناہ اس نطفے سے بڑا نہیں جسے آدمی اس شرمگاہ میں ڈالے جو اس کے لیے حلال نہیں۔

جهنم کی وادی میں بچھو کاڈ سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم کی ایک وادی میں اونٹوں کی

گردنوں جیسے موٹے موٹے سانپ ہیں جونماز چھوڑنے والوں کوڈستے رہیں گے اوراس کا زہرجسم میں ستر سال تک جوش مارتا رہے گا پھراس کا گوشت جھڑنا شروع ہوجائے گا اورجہنم کی ایک وادی کا نام جُبُّ الْحُزْن ہے جس میں سانپ اوربچھو ہیں۔ ہر بچھو خچر کی طرح بڑا ہے جس کے ستر ڈنک ہیں ہر ڈنک میں ایک مشک کے برابر زہر بھرا ہوا ہے۔ پھر وہ بچھو اس کا استعمال زانی پر کرے گا اوراسے ڈستا رہے گا۔ جب اپنا زہر اس کے جسم میں ڈالے گا تو وہ اس کی تکلیف کی کڑواہٹ ایک ہزار سال تک محسوس کرتا رہے گا پھراس کا جسم جھڑنے لگے گا اوراس کی شرمگاہ سے پیپ اورکچاہو نکل کر بہے گا۔ (احمد وطبرانی)

شادی شدہ عورت سے زنا: وارد ہے کہ جس نے کسی شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کیا تو اس زانی مرد اورعورت دونوں پر اس امت کا آدھا عذاب مسلط کیا جائے گا۔ پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے خاوند کو حکم دے گا کہ اس زانی مرد کی اس جرم کے بدلے نیکیاں حاصل کرلے بشرطیکہ یہ زنا خاوند کی لاعلمی میں ہوا اوراگر خاوند کو اس کا پتہ چل گیا اوروہ خاموش رہا کوئی پرواہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس پر بھی جنت حرام کردے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازے پر لکھ دیا ہے کہ اَنْتَ حَرَامٌ عَلَى الدَّيُّوْثِ[1] ﴿یعنی تو ''دیوث'' پر حرام ہے۔﴾ اور دیوث وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی کی فحاشی وزنا جان کر بھی خاموش رہے اورغیرت میں نہ آئے۔

[1] (الکبائر،الباب اللواط،الجزء ١، الصفحة ١٩) (الزواجر عن اقتراف الکبائر،الجزء٣، الصفحة ٧٣)

ماں، بہن اوربیٹی ودیگر محارم سے زنا کی سزا: (١) منقول ہے کہ جس نے ایسی عورت پر شہوت کے ساتھ ہاتھ رکھا جو اس کے لئے حلال اورجائز نہ تھی تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھا ہوگا۔ اگر وہ اس عورت کو بوسہ دے گا تو اس کے دونوں ہونٹ آگ سے کاٹ دیئے جائیں گے۔ اگر اس کے ساتھ زنا بھی کرلے تو اس کی ران بولے گی اورقیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گی اورکہے گی کہ میں حرام چیز کے اوپر سوار ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو غیظ وغضب کی نگاہ سے دیکھے گا اوراس کے چہرے کا گوشت گر پڑے گا۔ پھر وہ تکبر وبڑائی میں آکر کہے گا کہ میں نے ایسا نہیں کیا تو اس پر اس کی زبان گواہی دے گی اورکہے گی کہ میں اس چیز کے ساتھ گفتگو کرتی رہی جو حلال نہ تھی اوراس کے ہاتھ کہیں گے میں نے حرام کو پکڑا، اس کی آنکھیں کہیں گی کہ میں نے حرام کو دیکھا، اس کے پاؤں کہیں گے کہ حرام کی طرف چل کر گیا اوراس کی شرمگاہ کہے گی کہ واقعی میں نے یہ کام کیا ہے۔ پھر اس پر محافظ فرشتہ بول اٹھے گا کہ میں نے سنا تھا، دوسرا کہے گا میں نے لکھا بھی تھا اورآخر کار اللہ تعالیٰ بھی کہے گا کہ مجھے اس پر اطلاع حاصل تھی لیکن میں نے اس پر پردہ ڈالے رکھا۔

بعدازاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے فرشتو! اس کو پکڑلو اوراسے میرے عذاب کا مزہ چکھاؤ۔ کیونکہ میرا غضب اس آدمی پر نہایت سخت ہوتا ہے جسے مجھ سے بہت تھوڑی حیا آتی ہے۔

اس کی تصدیق قرآن مجید میں بھی موجود ہے: يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (پارہ۱۸،سورۃالنور،ایت۲۴)

ترجمہ: جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اوران کے ہاتھ اوران کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔

فائدہ: سب سے بڑازناوہ ہے جوماں،بہن،باپ کی بیوی (سوتیلی ماں) اورمحرمات کے ساتھ مثلاً خالہ، پھوپھی، دادی،نانی وغیرہ کے ساتھ کیا جائے۔

(۲) ایک روایت میں ہے کہ مَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ

(سنن ابن ماجه، كتاب الحدود،باب من أتى ذات محرم ومن أتى بهيمة،الجزء۷، الصفحة٤٤٦، الحديث ٢٥٥٤) (السنن الكبرى للبيهقى،الجزء ٨،الصفحة٢٣٤ و٢٣٧)

یعنی جوشخص اپنی محرمات (جن کے ساتھ شادی حرام ہے) کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کردو۔

امام حاکم نے اس روایت کوصحیح قراردیا ہے۔

(۳) براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ماموں کواس آدمی کی طرف بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی (سوتیلی ماں) سے زنا کاارتکاب کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ اس کوقتل کردے اوراس کا مال قبض کرلے اوراس کا پانچواں حصہ بطورخمس کے نکال لے۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم گناہ سے بچنے کی توفیق عطافرمائے۔

ڈش وغیرہ کی خرابیاں: اسی صدی سے پہلے کے لوگ محرمات سے زنا کا تصوربھی نہیں کرسکتے تھےاور دورحاضرہ یعنی اسی صدی میں آئے دن درجنوں نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں واقعات سننے میں آتے ہیں بلکہ غلطی کرنے والے خودمعترف ہوکرفتویٰ کی طلب میں ہوتے ہیں کہ اب کیا ہوگا۔ مفتیوں نے کہا کہ جناب کی زوجہ بھی آپ پرحرام اور بیٹی سے جومنہ کالا کیااس کی سزا آخرت میں سخت ہوگی اوردنیا میں کون حدلگائے لیکن جناب کی زندگی بھررسوائی رہے گی۔

فرمایا سیددوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے: إنَّ اللهَ لَمَّا خلق الجنَّةَ قال لها تكلَّمي قالت سعِد من دخلنى فقال الجبَّارُ : وعزَّتى و جلالى لا يسكُنُ فيك ثمانيةُ نفرٍ من النَّاسِ لا يسكُنُك مُدمنُ خمرٍ و لا مُصِرٌّ على الزِّنا و لا قتَّاتٌ وهو النَّمَّامُ و لا ديُّوثٌ و لا مُخنَّثٌ و لا قاطعُ رحِمٍ و لا الَّذى يقولُ عليَّ عهدُ اللهِ إن لم أفعَلْ كذا و كذا ثمَّ لم يفِ به .

یعنی اللہ جبار وقہار جل جلالہ نے جنت سے فرمایا اے جنت مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم تیرے اندرنہ توکوئی شرابی داخل ہوسکتا ہے نہ زانی نہ چغلخور نہ دیوث۔ (نزهة الناظرين)

فائدہ: دیوث کا معنی ہے بے غیرت یعنی اپنے گھر میں بیوی اور بہو بیٹیوں کے ہاں غیر مردوں کو آنے جانے سے نہ روکے۔

نوٹ: زنا کی خرابیاں اور سزا نہ ہوتی اگر بدنگاہی سے بچا رہتا۔ اللہ ہمیں زنا اور بدنگاہی سے محفوظ رکھے۔ زنا کے بارے میں مزید تفصیل و تحقیق فقیر کے رسالہ ''زنا خانہ تباہ'' پڑھئے۔

نگاہ بد کا انجام بد: جیسا کہ اوپر تفصیل گزری ہے کہ بدنگاہی سے زنا جیسی تباہی نصیب ہوگی اگر کسی حسین وجمیل بے ریش لڑکے پر نگاہ بد پڑی تو اس کا انجام لواطت ہوگا۔ جس سے شریعت کی سزا کے علاوہ جسمانی امراض میں مبتلا ہونا پڑے گا جس کی تفصیل فقیر نے "القبا حۃ فی اللواطۃ" میں عرض کی ہے اب صرف شرعی سزا اور آخرت کی وعیدوں پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

لواطت: یہ زنا سے بھی بڑھ کر اور آسانی سے عمل میں لائی جا رہی ہے۔ حضور نبی پاک ﷺ نے علامات قیامت میں لواطت عام ہو جانے کی خبر دی ہے اور اس صدی سے پہلے بلکہ صدیوں ہزاروں سال پہلے یہ فتیج فعل موجود تھا لیکن نہ اتنا جو اس صدی میں ہو رہا ہے یہ بھی بدنگاہی کی نحوست ہے اور بے ریشوں (بغیر داڑھی کے لڑکوں) کا دیکھنا عام ہے کیونکہ وہ ہر وقت مَردوں میں رہتے ہیں اور ان سے خلوت اور ان سے میل جول بھی بلانکیر عام ہوتا ہے اسکے علاوہ لڑکوں کی شکل وصورت بھی بہ نسبت عورتوں کے زیادہ پر کشش ہوتی ہے اسی لئے بدنگاہی کا تیر ان کے دیکھنے سے زیادہ سخت اور جلد چبھتا ہے اسی لئے بے ریش لڑکوں سے ہزاروں کوس دور رہنے میں عافیت ہے۔ ورنہ لواطت کے ارتکاب میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے اس کی سزا زنا سے بھی سخت تر ہے۔ فقیر کا اس موضوع پر بہترین رسالہ ہے "القباحۃ فی اللواطۃ" اس کی تلخیص حاضر ہے۔

قرآن مجید: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر لوط علیہ السلام کو جس قوم کی طرف مبعوث کیا وہ نہایت گھناؤنا جرم کیا کرتی تھی اور وہ یہ کہ وہ اپنی شہوت لڑکوں سے پوری کرتے تھے اور عورتوں کی بجائے مذکروں کے ساتھ بدفعلی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کا قرآن مجید کے مختلف مقامات پر ذکر کیا ہے۔ مثلاً

(۱) فَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا جَعَلۡنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَیۡهَا حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّیۡلٍ مَّنۡضُوۡدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنۡدَ رَبِّكَ وَمَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ بِبَعِیۡدٍ ۝ (پارہ ۱۲، سورۃ ھود، آیت ۸۲، ۸۳)

ترجمہ: پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا کر دیا اور اس پر کنکر کے پتھر لگاتار برسائے۔ جو نشان کئے ہوئے تیرے رب کے پاس ہیں اور وہ پتھر کچھ ظالموں سے دور نہیں۔

فائدہ: یہ پتھر آگ سے پکی ہوئی مٹی کے تھے جو اینٹوں کی طرح ہو جاتے ہیں اور وہ پے در پے ان کے اوپر برس رہے

تھے اوران پر ایسی علامات موجود تھیں جو یہ نشاندہی کر رہی تھیں کہ وہ پتھر دنیا کے نہیں ہیں اور وہ پروردگار عالم کے ان خزانوں میں سے تھے جن میں بغیر اس کی اجازت کے ذرہ برابر بھی تصرف نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اگر اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم والے بھی اس مرض اور جرم میں مبتلا ہو جائیں گے تو کچھ بعید نہیں کہ ان پر بھی یہی سزا واقع ہو جائے۔

اسی لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ

(سنن الترمذی، کتاب الحدود عن رسول الله، باب ماجاء فی حداللوطی، الجزء٥، الصفحة٣٧٧، الحديث٧٧)

(سنن ابن ماجه، كتاب الحدود، باب من عمل عمل قوم لوط، الجزء٧، الصفحة٤٦٤، الحديث٢٢٥٣)

یعنی مجھے تم پر سب سے زیادہ خطرہ قوم لوط کے عمل کا ہے۔

اور اس پر تین دفعہ لعنت فرمائی: وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ

(مسند احمد، كتاب ومن مسند بنی هاشم، باب بداية مسند عبدالله بن العباس، الجزء ٦، الصفحة٢٠٩، الحديث٢٦٧٧) (السنن الكبرى للبيهقي، الجزء٨، الصفحة٢٣١)

یعنی اور قوم لوط کا عمل کرنے والے پر اللہ کی لعنت، قوم لوط والا عمل کرنے والے پر خدا کی لعنت، قوم لوط والا عمل کرنے والے پر اللہ کی لعنت۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوْا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهِ۔

(سنن ابی داود، كتاب الحدود، باب فيمن عمل عمل قوم لوط، الجزء١٢، الصفحة٣٨، الحديث٣٨٦٩)

(سنن الترمذی، کتاب الحدود عن رسول الله، باب ماجاء فی حداللوطی، الجزء٥، الصفحة٣٧٦، الحديث١٣٧٦)

(سنن ابن ماجه، كتاب الحدود، باب من عمل عمل قوم لوط، الجزء٧، الصفحة٤٦٢، الحديث٢٥٠١)

(مسند احمد، كتاب ومن مسند بنی هاشم، باب بداية مسند عبدالله بن العباس، الجزء٦، الصفحة١٢٨، الحديث٢٥٩٦)

یعنی جس شخص کو تم قوم لوط والا عمل کرتے دیکھو تو وہ کام کرنے والے اور کرانے والے دونوں کو قتل کر ڈالو۔

لواطت کی سزا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ لواطت کرنے والے کو سزا دینے کے لئے بستی کی سب سے بلند عمارت پر چڑھایا جائے پھر وہاں سے اسے نیچے پھینک کر اوپر سے اس پر پتھر برسائے جائیں جیسے کہ قوم لوط کا حشر کیا گیا تھا۔

حرمتِ لواطت: تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ لواطت کبیرہ گناہ ہے جس کی حرمت بیان کی گئی ہے:

اَتَاْتُوْنَ الذُّکْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِیْنَo وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَکُمْ رَبُّکُمْ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَo

(پارہ۱۹،سورۃ الشعرآء،ایت ۱۶۵۔۱۶۶)

ترجمہ: کیا مخلوق میں مَردوں سے بدفعلی کرتے ہو (اوران سے خواہش پوری کرتے ہو)۔اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لئے تمہارے رب نے جوروئیں (بیویاں) بنائیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا: وَّ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِیْنَ (پارہ۱۷،سورۃ الانبیاء،ایت ۷۴)

ترجمہ: اور اسے (لوط علیہ السلام کو) اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی بیشک وہ بُرے لوگ بے حکم تھے۔

فائدہ :ان کی بستی کا نام سدوم تھا اسکے رہنے والے لوگ نہایت قبیح اور انسانیت کی حد سے گرے ہوئے جرائم کا ارتکاب کرتے تھے جن کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں ذکر کیا ہے کہ وہ پورے جہان والوں میں سے ایک انوکھا کام کرتے تھے کہ مذکروں اور لڑکوں سے اپنی خواہش پوری کرتے،ان سے بدفعلی کرتے ،مجلس کے دوران بلند آواز سے ہوا خارج کرتے وغیرہ وغیرہ۔

دس گندی خصلتیں: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دس خصلتیں قوم لوط کے اعمال میں سے ہیں، بالوں کو ترتیب دینا ،بٹنوں کو کھولے رکھنا ،بندوق چلانا ،کنکریاں پھینکنا ،کبوتر بازی کرنا،ہاتھوں سے سیٹی بجانا،ایڑیاں چٹخنا (یا گوز مارنا) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا،قبا (شیروانی ،کپڑوں پر پہنا جانے والا لباس) کے بٹن کھلے رکھنا،ہمیشہ شراب نوشی کرنا اور لڑکوں سے بدفعلی کرنا اور اس امت میں ایک اور خرابی یہ ہوگی کہ عورتیں آپس میں ایک دوسری کی شرمگاہ میں پستان داخل کریں گی۔

عورت کی عورت سے بدفعلی: (۱)رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے کہ عورتوں کا باہم پستانوں کے ساتھ شہوت پوری کرنا زنا ہے۔ (طبرانی)

(۲)ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کے لوگ صبح کرتے ہیں تو اللہ کے غضب کے ساتھ اور شام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں۔

پوچھا گیا کہ اے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون کون سے بدنصیب ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کی مشابہت کرنے

والے مرد، مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتیں، جانور سے بدفعلی کرنے والا اور لواطت کرنے والا۔

(طبرانی و بیہقی)

(۳)مروی ہے کہ جب کوئی مذکر کسی مذکر پر چڑھتا ہے یعنی دونوں لواطت کرتے ہیں تو رحمان عزوجل کا عرش غضب الٰہی کے خوف سے ہلنا شروع کر دیتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ آسمان زمین پر گر پڑیں تو فرشتے اسے کناروں سے تھام لیتے ہیں اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مکمل سورت کی تلاوت کرتے ہیں یہاں تک کہ غضبِ الٰہی ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔

دس لعنتی شخص: (۱)رسول اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ سات شخصوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا اور ان سے کہے گا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ۔ (ان میں سے کچھ یہ ہیں) لواطت کرنے والا اور جس سے لواطت کی گئی ہو، جانور سے بدفعلی کرنے والا، ماں سے اور ماں کی بیٹی (سوتیلی یا حقیقی بہن) سے زنا کرنے والا اور اپنے ہاتھ سے نکاح (مشت زنی) کرنے والا۔ ہاں اگر توبہ کر لیں تو بخشے جائیں گے۔

(۲)مروی ہے کہ کچھ لوگ قیامت کے دن اس حالت میں اکٹھے کئے جائیں گے کہ ان کے ہاتھ زنا کی وجہ سے حاملہ ہوں گے کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ (اپنی شہوت پوری کیا کرتے تھے اور) دنیا میں اپنی شرمگاہوں سے کھیلا کرتے تھے اور مشت زنی کیا کرتے تھے۔

(۳)مروی ہے کہ قوم لوط کے عملوں میں سے کچھ یہ ہیں۔ نرد (شطرنج کی ایک قسم) کے ساتھ کھیلنا، کبوتر اڑا کر شرطیں لگانا، کتوں کو لڑانا، مینڈھوں کو لڑانا، مرغ لڑانا، غسل خانے میں بغیر ازار کے داخل ہونا اور ناپ تول میں کمی کرنا۔ ایسے کام کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

(۴)ایک روایت یوں بھی آئی ہے کہ جس نے کبوتر بازی کی وہ فقیری کا ذائقہ چکھنے سے پہلے نہیں مرے گا۔

(۵)ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لواطت کرنے والا اگر بغیر توبہ کے مرجائے تو اسے قبر میں خنزیر کی شکل میں بدل دیا جاتا ہے۔

(۶)رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ

(سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراهية اتيان النساء فی ادبارهن، الجزء ٤، الصفحة ٣٩٥، الحديث ١٠٨٦)

یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف رحمت سے نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت سے اس کی پیٹھ میں برا کام کرے۔

(۷)ابوسعید صعلوکی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اس امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کو''لوطی'' کہا جائے گا اور وہ تین طرح کے ہوں گے۔ کچھ تو صرف دیکھنے پر اکتفا کریں گے، کچھ ملاقات ومصافحہ بھی کریں گے اور کچھ اس خبیث عمل میں داخل بھی ہوں گے۔

کسی عورت کی طرف شہوت کی نگاہ سے دیکھنا بھی زنا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ

(صحيح مسلم، كتاب القدر، باب قدر على ابن آدم حظه من الزنا وغيره، الجزء١٣، الصفحة١٢٥، الحديث٤٨٠٢)

یعنی آنکھ کا زنا دیکھنے سے ہے، زبان کا زنا بولنے سے ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنے سے ہے، پاؤں کا زنا چلنے سے ہے، کان کا زنا سننے سے ہے، دل تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

بے ریش نوجوان فتنے کا سبب: علماء کاملین اور صالحین اور نیک لوگ ان لڑکوں سے بچا کرتے تھے جن کے چہروں پر داڑھی نہ ہوتی تھی ان کو دیکھنے ان کے ساتھ خلط ملط ہونے اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے اعراض (بچاؤ) کیا کرتے تھے۔

(۱)حسن بن ذکوان بصری رحمتہ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ مالدار لوگوں کے بچوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو کیونکہ ان کی شکلیں کنواری لڑکیوں کی مانند ہوتی ہیں اور وہ عورتوں سے بڑھ کر فتنے میں مبتلا کرتے ہیں۔

(۲)تابعین رحمتہ اللہ علیہم میں سے بعض کا قول ہے کہ مجھے ایک عبادت گزار نوجوان پر کسی چیر پھاڑ کرنے والے درندے کا خطرہ نہیں جتنا اس پر بے ریش (داڑھی سے خالی) لڑکے کا خطرہ ہے جو اس کے پاس اٹھتا بیٹھا ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ بے ریش اور داڑھی سے خالی نابالغ لڑکے کے ساتھ کوئی شخص ایک جگہ میں رات نہ گزارے

فائدہ: بعض علمائے کرام رحمتہ اللہ علیہم نے بے ریش لڑکے کے ساتھ کسی گھر میں یا دکان میں یا کسی غسل خانے میں خلوت اور تنہائی اختیار کرنا حرام قرار دیا ہے اور اس فتوے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر قیاس کیا ہے: يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ

(سنن الترمذی، كتاب الفتن عن رسول الله، باب ماجاء فی لزوم الجماعة، الجزء٨، الصفحة٦٩، الحديث٢٠٩١)

یعنی جو شخص بھی کسی عورت کے ساتھ تنہا اور علیحدہ ہو تو ان کے ساتھ تیسرا شخص شیطان ہوتا ہے۔

انتباہ: بے ریش لڑکوں میں بے شمار ایسے ہوتے ہیں جو عورتوں کے حسن سے بہت زیادہ فوقیت رکھتے ہیں۔لہٰذا ایسے لڑکوں کا فتنہ عورتوں کے فتنے سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔اس کے بارے میں ممکنہ شر اور برائی کا عورتوں کے شر سے کہیں بڑھ کر امکان ہوتا ہے اور اس کے معاملے کو آسان خیال کیا جاتا ہے اور اس کے بارے میں شک اور شر میں تساہل اور نرمی کا پہلو اختیار کیا جاتا ہے جو کہ عورتوں کے متعلق نہیں ہوتا۔لہٰذا ایسے لڑکوں کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا زیادہ حرام اور ممنوع ہے۔

فائدہ: سلف صالحین کے ایسے لڑکوں سے نفرت دلانے میں اور ان کی طرف دیکھنے سے ڈرانے میں بے شمار اقوال ہیں اور وہ ان کا نام ''بدبودار'' رکھتے ہیں کیونکہ ان سے شرعی لحاظ سے کراہت محسوس کی جاتی ہے اور ہمارے اس مذکورہ بیان کا تعلق تمام لوگوں سے ہے خواہ وہ نیک سمجھے جاتے ہیں یا نہ، کسی کو بھی ایسے لڑکوں کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے۔

حکایت: سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ حمام میں نہانے کے لئے داخل ہوئے تو ان کے بعد ایک خوبصورت چہرے والا بچہ بھی وہاں داخل ہوا۔وہ فوراً پکار اٹھے کہ اسے باہر نکال دو،اسے مجھ سے دور کردو کیونکہ مجھے ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان نظر آتا ہے اور خوبصورت بچے کے ساتھ دس سے بھی زیادہ شیطان نظر آتے ہیں۔

حکایت: ایک دفعہ ایک شخص امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور اس کے ساتھ خوبصورت بچہ بھی تھا۔امام صاحب نے دریافت کیا کہ تیرا اس سے کیا رشتہ ہے؟ وہ کہنے لگا کہ یہ میرا بھانجا ہے۔تو امام صاحب نے فرمایا کہ آئندہ کبھی اسے لے کر ہمارے پاس نہ آنا اور اسے لے کر کسی راستے میں نہ چلنا کیونکہ جو شخص تجھے اور اسے نہیں پہچانتا وہ کہیں تیرے متعلق برا گمان نہ کر بیٹھے۔

فائدہ: مروی ہے کہ جب عبدالقیس قبیلے کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا تو ان میں ایک خوبصورت بے ریش لڑکا بھی تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے پیچھے بٹھایا اور فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کا فتنہ دیکھنے ہی سے پیدا ہوا تھا۔

اشعار:

كُلُّ الْحَوَادِثِ مَبْدَاهَا مِنَ النَّظَرِ
وَمُعْظَمُ النَّارِ مِنْ مُسْتَصْغَرَ الشَّرَرِ

(غذاء الألباب فی شرح منظومة الآداب،مطلب فی غض الطرف،الجزء١،ا الصفحة٨٦)

(دیوان الصبابة،الباب الرابع ذکر من نظر أول نظرة فاحترق من خد الحبیب بجمرة، الجزء١، الصفحة٢٥)

یعنی ہر پیش آنے والے نقصان اور حادثے کی ابتدا نظر اور دیکھنے سے ہوتی ہے اور آگ میں جانے کا زیادہ باعث وہ برائیاں ہیں جن کو چھوٹا اور حقیر سمجھا جاتا ہے۔

وَالْمَرْءُ مَادَامَ ذَاعَيْنٍ يَقْلِبُهَا

فِيْ اَعْيُنِ الْغَيْرِ مَوْقُوفٌ عَلَى الْخَطَرِ

(غذاء الألباب فی شرح منظومة الآداب،مطلب فی غض الطرف،الجزء۱، الصفحة۸۶)

(دیوان الصبابة،الباب الرابع ذکر من نظر أول نظرة فاحترق من خد الحبیب بجمرة، الجزء۱، الصفحة۲۵)

یعنی اورآدمی جب تک اپنی نظرکوغیروں پرڈالتارہے،وہ خطرے پرکھڑارہتاہے۔

کَمْ نَظْرَةٍ فَعَلَتْ فِیْ قَلْبِ صَاحِبِهَا

فَعْلَ السَّهَامِ بِلَا قَوْسٍ وَلَا وَتَرٍ

(غذاء الألباب فی شرح منظومة الآداب،مطلب فی غض الطرف،الجزء۱، الصفحة۸۶)

(دیوان الصبابة،الباب الرابع ذکر من نظر أول نظرة فاحترق من خد الحبیب بجمرة، الجزء۱، الصفحة۲۵)

یعنی کتنی ہی نظروں نے دیکھنے والوں کے دلوں میں تیروں جیسااثرکیاحالانکہ نہ کوئی کمان موجودتھی اورنہ کوئی تندی۔

یَسُرُّ نَاظِرَهٗ مَا ضَرَّ خَاطِرُهٗ

لَامَرْحَبًا بِسُرُوْرٍ عَادَ بِالضَّرَرِ

(غذاء الألباب فی شرح منظومة الآداب،مطلب فی غض الطرف،الجزء۱، الصفحة۸۶)

(دیوان الصبابة،الباب الرابع ذکر من نظر أول نظرة فاحترق من خد الحبیب بجمرة، الجزء۱، الصفحة۲۵)

یعنی خطرےاورنقصان والی چیزیں اپنے دیکھنے والوں کوخوش کردیتی ہیں ایسی خوشی کاکیاکرناجونقصان کاباعث بنے۔

کسی نے کیاخوب کہاہے کہ نظرزناکی ’’ڈاک‘‘ ہے۔

لواطت کی سزا: جوشخص اپنی مرضی سےلواطت کاارتکاب کرےاس پرکسی کادباؤبھی نہ ہوتواس کی سزاکیاہونی چاہیے۔

(۱) حضرت خالدبن ولیدرضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی طرف خط بھیجااوراس میں لکھاکہ میں نے ایک علاقے میں ایک شخص کودیکھاجولواطت کررہاتھااس کےمتعلق کیاحکم ہے؟ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نےصحابہ کرام رضی اللہ عنہم سےاس بارے میں مشورہ طلب کیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ ایساگناہ ہے جسےسوائےقوم لوط کےاورکسی نے نہیں کیااوراللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ان کی سزابیان کردی ہے کہ آگ کے

عذاب میں مبتلا کر دیا گیا۔لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ اسے آگ سے جلا دیا جائے۔چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خط کے جواب میں لکھا کہ سے آگ سے جلا دیا جائے۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے جلا دیا۔

(رواہ البیہقی بسند جیّد)

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص راضی خوشی کسی کو ایسا موقع دے اور لواطت کرائے تو اللہ تعالیٰ اس پر عورتوں کی شہوت مسلط کر دیتا ہے اور اسے قبر میں قیامت تک شیطان مردود بنا دیتا ہے۔

(۳) امت کا اس پر اجماع ہے کہ جس شخص نے اپنے غلام سے یہ کام کیا وہ بھی لوطی اور مجرم ہے۔

حکایت: مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ دورانِ سفر ایک آگ کے پاس سے گزرے کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں ایک شخص جل رہا ہے۔انہوں نے فوراً پانی کے ساتھ اسے بجھانا شروع کر دیا۔عیسیٰ علیہ السلام نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ وہ آگ ایک بچے کی شکل اختیار کر گئی اور وہ آدمی آگ بن گیا۔عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ! ان دونوں کو اپنی اصلی حالت میں لے آتا کہ میں ان سے ان کی حقیقت پوچھوں۔اللہ تعالیٰ نے دونوں کو زندگی عطا کر دی۔ان میں سے ایک بچہ بن گیا اور دوسرا شخص آدمی بن گیا۔عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تم دونوں کی کیا صورت حال ہے؟ وہ آدمی کہنے لگا اے روح اللہ! مجھے اس بچے سے بہت محبت تھی۔پھر میری شہوت نے مجھے اس کے ساتھ برائی پر آمادہ کیا اور میں اس میں مشغول ہو گیا۔پھر جب مجھے اور اس بچے کو موت آئی تو کبھی اسے آگ بنا کر مجھے عذاب دیا جاتا ہے اور کبھی مجھے آگ بنا کر اسے عذاب دیا جاتا ہے اور قیامت تک ایسا ہوتا رہے گا۔

مَدنی مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم: رسول اللہ ﷺ نے صدیوں پہلے خبر دی کہ جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ یہ معاملہ کرتا ہے اور اس کی پیٹھ میں اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو وہ بھی لوطی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور اسے حرام قرار دیا۔

قرآن مجید: نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،ایت۲۲۳)

ترجمہ: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔

یعنی تم نے اپنی کھیتی کو استعمال کرنا ہے اور وہ کھیتی صرف اس کی اگلی شرمگاہ ہے جہاں سے پیداوار ہوتی ہے یعنی پیدائش ہوتی ہے۔خواہ تم سامنے کی جانب سے اس کھیتی میں آؤ یا پچھلی جانب سے الٹا لٹا کر ایسا کرو۔اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ یہودی دورِ نبوی ﷺ میں یہ کہا کرتے تھے کہ جو شخص عورت کے پیچھے آ کر اس کی اگلی شرمگاہ میں آتا ہے اس کی اولاد بھینگی اور ٹیڑھی آنکھوں والی ہوتی ہے تو صحابہ کرام نے اس کے متعلق سوال کیا۔اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو جھٹلانے کے لیے یہ آیت نازل فرما دی کہ تم جیسے چاہو اپنی کھیتی کو استعمال کر سکتے ہو خواہ اسے سیدھا لٹاؤ یا الٹا لٹاؤ۔وہ مانے یا نہ مانے اور تم نے آنا ایک ہی سوراخ میں ہے۔ (مسلم شریف)

احادیث مبارکہ: (۱)روایت میں ہے کہ عورت کی پیٹھ میں اورایام حیض میں جماع کرنے سے بچو۔اللہ تعالیٰ نے کھیتی کا لفظ استعمال کیا ہے اورکھیتی کی جگہ عورت کی اگلی شرمگاہ ہوتی ہے کیونکہ اسی میں بچے کے لئے بیج بویا جاتا ہے اور بچے کی پیدائش ہوتی ہے۔جب کہ پچھلی شرمگاہ یعنی پیٹھ تو فضلے اورگندگی کی جگہ ہے جہاں ہر چیز ضائع ہوگی۔

(۲)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا

(مسند احمد،باقی مسند المکثرین،مسند أبی هريرة رضی الله عنه،الجزء۲ ،الصفحة۳۰۹)

یعنی وہ شخص ملعون ہے جوحالتِ حیض میں یا عورت کی پیٹھ میں جماع کے لئے آئے۔

(۳)امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جوشخص حالتِ حیض میں آئے یا عورت کی پیٹھ میں آئے یاکسی کاہن کے پاس آئے تواس نے محمد ﷺ پر نازل کردہ شریعت کا انکارکیا۔

(احمد ـترمذی ـابوداؤد ـابن ماجه)

فائدہ: جوشخص ایسے کام کرے گا وہ ملعون بھی ہوگا اوراس سخت وعید میں بھی داخل ہوگا۔

کاہن اس شخص کوکہتے ہیں جو چرائی ہوئی چیزوں کی معرفت کا دعویٰ کرے اورغیبی امور کے متعلق بات چیت کرے اوراس کے حکم میں نجومی بھی شامل ہے تو جوشخص ایسے کاہنوں کے پاس آکر ان سے سوالات کرتا ہے اوران کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کرتا ہے وہ ملعون ہے اوراس سخت وعید میں شامل ہے۔بہت سے جاہل ان امور کا ارتکاب کرتے ہیں اور یہ ان کی کم علمی اورعلم کی طرف سے توجہ ہٹا لینے کا نتیجہ ہے۔

اسی لئے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے عالم بن جا،یا علم سیکھنے والا بن جا،یا علم پوچھنے والا بن جا یا علم سے محبت کرنے والا بن جا اوران چاروں قسموں کے علاوہ پانچواں نہ بن۔ ورنہ ہلاک ہوجائے گا۔ پانچواں شخص وہ ہوگا جوعلم نہ رکھتا ہو اور نہ علم سیکھتا ہو اور نہ علم کوسنتا ہو اور نہ ایسا کرنے والوں سے محبت رکھتا ہو۔

انتباہ: اسلامی علوم سے دلچسپی نہیں رہی اور نہ ہی اکثر لوگ اس کے حصول کی کوشش کرتے ہیں ورنہ اسلامی علوم پڑھ کرعمل کرنے میں ہر روحانی بیماری کا علاج اوراس کا ہر نسخہ تیر بہدف ہے۔

بد نگاہی سے بچنے والے کا اجروثواب: جس طرح بدنگاہی کے ارتکاب پرسخت وعیدیں ہیں۔یونہی اس سے بچنے والے کا اجروثواب بھی بڑا ہے اورجس نے اپنے آپ کو بدنگاہی سے بچالیا اس کے لئے بڑے بڑے انعامات ہیں۔

(۱) إِنَّ النَّظَرَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ ، مَنْ تَرَكَهُ مَخَافَتِي ، أَبْدَلْتُهُ إِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ۔

(تفسیر ابن کثیر،جلد۳،صفحه۲٦٥)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بدنگاہی ابلیس کے زہریلے تیروں سے ایک تیر ہے جونامحرم عورت کے محاسن سے

آنکھیں بند کر لیتا ہے اسے اللہ عزوجل قیامت تک اس کے دل میں عجیب وغریب لذت پیدا فرما دے گا۔

(۲) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :" مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ (أَوَّلَ مَرَّةٍ) ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ ، إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا"

(تفسير ابن كثير،سورة النور،الباب ٣٠، الجزء ٦، الصفحة ٤٣)

(الدر المنثور فى التأويل بالمأثور،سورة النور،الباب ٣٠،الجزء٧،الصفحة ٢٨٤)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسلمان نے کسی عورت کے محاسن کو اچانک دیکھا اس نے نظر نیچی کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسی عبادت کی توفیق عطا کرے گا جس عبادت کی لذت محسوس کرے گا۔

(۳) سیّدنا عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنَّ النَّظَرَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ ، مَنْ تَرَكَهُ مَخَافَتِي ، أَبْدَلْتُهُ إِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ

(تفسير ابن كثير،الباب ٣٠، سوره نور، الجزء٦، الصفحة ٤٣)

یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدنگاہی شیطان (ابلیس) کا زہر آلود تیر ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے بری نظر کو روک لیا اللہ تعالیٰ اس کو ایمان میں بدل دے گا جس کی چاشنی اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

(۴) سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنًا غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ ، وَعَيْنًا سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَعَيْنًا خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ (تفسير ابن كثير،الباب ٣١، سوره نور، الجزء٦، الصفحة ٤٤)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن ہر آنکھ روتی ہوگی مگر وہ آنکھ نہ روئے گی جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھنے سے محفوظ رہی اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور وہ آنکھ جس سے خوفِ الٰہی کی وجہ سے مکھی جتنا آنسو نکلا۔

(۵) سیّدنا ابو امامہ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " :اكْفُلُوا لِي بِسِتٍّ أَكْفُلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ :إِذَا حَدَّثَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَكْذِبْ ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ فَلَا يَخُنْ ، وَإِذَا وَعَدَ فَلَا يُخْلِفْ .وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ ، وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ "

(تفسير ابن كثير،الباب ٣٠، سوره نور، الجزء٦، الصفحة ٤٢)

یعنی فرمایا رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے میری امت تم میرے لئے چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۱) جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔

(۲)جب تم میں سے کسی کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے۔

(۳)جب تم میں سے کوئی وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے۔

(۴)تم اپنی نظروں کو نیچی رکھو(غیر محارم کی طرف مت دیکھو)۔

(۵)اپنے ہاتھوں کو روکو۔

(٦)اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: یہاں تک فقیر نے بدنگاہی کی بیماری کی خرابیاں اوراس سے بچنے کے فوائد عرض کئے اب ان بیماروں کا حال پیش کرنا چاہتا ہوں جو اس مرض میں مبتلا ہو کر تباہ و برباد ہوئے۔

شیخ اندلسی اوربد نگاھی: سن ہجری کی دوسری صدی ختم ہونے پر ہے،آفتاب نبوت غروب ہوئے ابھی بہت زیادہ مدت نہیں گذری لوگوں میں امانت ودیانت اورتدیّن وتقویٰ کا عُنصر غالب ہے،اسلام کے ہونہار فرزند جن کے ہاتھ پر اس کو فروغ ہونے والا ہے کچھ کامیاب ہیں اور کچھ ابھی تربیت پا رہے ہیں،آئمہ دین کا زمانہ ہے ،ہر شہر علمائے دین وصُلحاءِ متقین سے آباد نظر آتا ہے۔

مدینۃ الاسلام (بغداد) جو اس وقت مُسلمانوں کا دارالسلطنت ہے،اپنی ظاہری اور باطنی آرائشوں سے آراستہ اورگلزار بنا ہوا ہے،ایک طرف اگر اس کی دلفریب عمارتیں اوران میں گذرنے والی نہریں دل لبھانیوالی ہیں تو دوسری طرف مشائخ اورصُلحاء کی مجلسیں درس وتدریس کے حلقے ذکر وتلاوت کی دلکش آوازیں خداتعالیٰ کے نیک بندوں کی دلجمعی کا سامان ہے۔فقہاء ومحدثین اورعباد وزہاد کا ایک عجیب وغریب مجمع ہے،اس مبارک مجمع میں ایک بزرگ ابوعبداللہ اندلسی کے نام مشہور ہیں۔جو اکثر اہل عراق کے پیرومرشداوراُستادمحدّث ہیں،آپ کے مریدین کی تعداد کئی ہزار تک پہنچ چکی ہے جن کا ایک عبرت ناک واقعہ ہمیں اس وقت ہدیۂ قارئین کرنا ہے۔

شیخ کا تعارف: وہ زاہدوعابداورعارف باللہ ہونے کے حدیث وتفسیر میں بھی ایک جلیل القدرامام ہیں۔بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کوتیس ہزار حدیثیں حفظ تھیں اورقرآن شریف کوتمام روایات قرأت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ایک مرتبہ آپ نے سفر کا ارادہ کیا۔تلامذہ اورمریدین کی جماعت میں سے بھی بہت سے آدمی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے ،جن میں حضرت جنید بغدادی اور حضرت شبلی رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔حضرت شبلی قدس سرہٗ کا بیان ہے کہ ہمارا قافلہ خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے نہایت امن وامان اورآرام واطمینان کے ساتھ منزل بمنزل مقصود کی طرف بڑھ رہا تھا کہ ہمارا گذر عیسائیوں کی ایک بستی پر ہوا۔نماز کا وقت ہو چکا تھا لیکن پانی موجود نہ ہونے کی وجہ سے اب تک ادا نہ کر سکے تھے،بستی میں پہنچ کر پانی کی تلاش ہوئی،ہم نے بستی کا چکر لگایا اورہم چند مندروں اورگرجا گھروں پر پہنچے۔جن میں

آفتاب پرستوں اور صلیب پرست نصرانیوں کے رہبانوں اور پادریوں کا مجمع تھا جن میں ہر شخص ۔ ہر کس بخیال خویش خبطے وارد کا نمونہ بنا ہوا تھا کوئی آفتاب کو پوجتا اور کوئی آگ کو ڈنڈوت کرتا تھا اور کوئی صلیب کو اپنا قبلۂ حاجات بنائے ہوئے تھا۔ ہم یہ دیکھ کر متعجب ہوئے اور ان لوگوں کی کم عقلی اور گمراہی پر حیرت کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ آخر گھومتے ہوئے بستی کے کنارے پر ہم ایک کنویں پر پہنچے جس پر چند نوجوان لڑکیاں پانی پلا رہی تھیں۔ اتفاق سے شیخ مرشد ابوعبداللہ اندلسی کی نظر ان میں سے ایک لڑکی پر پڑی جو اپنے خداداد حسن و جمال میں ہجولیوں سے ممتاز ہونے کے ساتھ زیور اور لباس سے آراستہ تھی۔ شیخ کی اس سے چار آنکھیں ہوتے ہی حالت دگرگوں ہونے لگی۔ چہرہ بدلنے لگا، اسی انتشار طبع کی حالت میں شیخ اس کی ہجولیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔ یہ کس کی لڑکی ہے۔

لڑکیاں: یہ اس بستی کے سردار کی لڑکی ہے۔

شیخ: پھر اس کے باپ نے اس کو اتنا ذلیل کیوں بنا رکھا ہے کہ کنویں سے خود ہی پانی بھرتی ہے کیا وہ اس کے لئے کوئی ماما نوکر نہیں رکھ سکتا جو اس کی خدمت کرے۔

لڑکیاں: کیوں نہیں مگر اس کا باپ ایک نہایت عقیل اور فہیم آدمی ہے اس کا مقصود یہ ہے کہ لڑکی اپنے باپ کے مال و متاع، حشم و خدم پر نازاں ہو کر کہیں اپنے فطری اخلاق (یعنی سردار کا لڑکی کو باہر نکالنا اور کنویں پر بھیجنا اگرچہ بے شبہ مذموم و ناروا تھا مگر ساتھ ہی اس کا لڑکی کے اخلاق اور خاوند کی اطاعت کا خیال ضرور قابلِ داد ہے، ہمیں چاہیے کہ اس سے عبرت حاصل کریں اور میکہ کی بود و باش میں لڑکیوں کے اخلاق خراب نہ کر دیں ان کو سسرال کے آداب اور خاوند کی اطاعت کا سبق دیں۔ اویسی غفرلہٗ) خراب نہ کر بیٹھے اور نکاح کے بعد شوہر کے یہاں جا کر اس کے حضور میں کوئی قصور نہ کرے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ اس کے بعد سر جھکا کر بیٹھ گئے اور تین دن کامل اس طرح گزرے نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے اور نہ کسی سے کلام کرتے ہیں۔ البتہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو نماز ادا کر لیتے ہیں اور تلامذہ کی کثیر التعداد جماعت اُن کے ساتھ ہے۔ لیکن سخت پریشانی میں ہیں کوئی تدبیر نظر نہیں آتی۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیسرے دن میں نے یہ حالت دیکھ کر پیش قدمی کی اور عرض کیا کہ شیخ! آپ کے مریدین آپ کے اس لگاتار سکوت سے متعجب اور پریشان ہیں، کچھ فرمائیے تو کیا حال ہے؟

شیخ: (قوم کی طرف متوجہ ہو کر) میرے عزیزو! میں اپنی حالت تم سے کب تک چھپاؤں جب سے میں نے اُس لڑکی کو دیکھا ہے اس کی محبت مجھ پر اتنی غالب ہو چکی ہے کہ میرے تمام اعضاء و جوارح کام نہیں کرتے اب یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ میں اس سرزمین کو چھوڑ دوں

برنخیرم زسر کوئے تو تا جاں دارم	در رسد کار بجاں از سر جاں برخیزم

شبلی: اے شیخ اس علم وفضل اور حدیث وتفسیر کے ہوتے ہوئے آج تمہارا کیا حال ہے؟

شیخ: میرے بھائیو! میں اپنے اختیار میں نہیں میرے مولا نے جس طرح چاہا مجھ میں تصرف کیا اور اس قدر تقرب کے بعد جب چاہا کہ مجھے اپنے دروازہ سے دور پھینک دے تو پھر اس کی قضا کو کون ٹالنے والا تھا۔ اے عزیزو! خدائے بے نیاز کے قہر سے ڈرو، اپنے علم پر مغرور نہ ہو، اس کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا اے میرے مولا! میرا گمان تیرے بارے میں ایسا نہ تھا کہ تو مجھ کو ذلیل وخوار کرکے اپنے دروازہ سے نکال دے گا یہ کہہ کر خدا تعالیٰ سے استغاثہ کرنا اور رونا شروع کر دیا اور آواز دی کہ اے شبلی اپنے غیر کو دیکھ کر عبرت حاصل کر۔ حدیث میں ہے: وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ

(صحيح مسلم، كتاب القدر، باب كيفية خلق الآدمى فى بطن امه و كتابة رزقه و اجله، الجزء ١٣، الصفحة ١٠٢، الحديث ٤٧٨٣)

(سنن ابن ماجه، كتاب المقدمة، باب اجتناب البدع و الجدل، الجزء ١، الصفحة ٥٣، الحديث ٤٥)

یعنی نیک بخت وہ ہے جو دوسروں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔

شبلی: (رونے کی وجہ سے لکنت کرتی ہوئی آواز سے نہایت دردناک لہجہ میں) اے ہمارے پروردگار ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور تجھ ہی سے استغاثہ کرتے ہیں ہر کام میں ہم کو تیرا ہی بھروسہ ہے ہم سے یہ مصیبت دفع کر دے کہ تیرے سوا کوئی دفع کرنے والا نہیں۔

خیر اُن کا رونا اور اُن کی دردناک آواز سنتے ہی سب کے سب وہیں جمع ہو گئے اور زمین پر مُرغِ بسمل کی طرح لوٹنا اور چلّانا شروع کیا اور اس زور سے چیخے کہ ان کی آواز سے جنگل اور پہاڑ گونج اٹھے، یہ میدان میدانِ حشر کا نمونہ بن گیا۔ ادھر شیخ حسرت کے عالم میں زار زار رو رہے تھے۔

حضرت شبلی: شیخ! آپ حافظ قرآن تھے اور قرآن کو ساتوں قرأت سے پڑھا کرتے تھے اب بھی اس کی کوئی آیت یاد ہے؟

شیخ: اے عزیز مجھے تمام قرآن میں دو آیتوں کے سوا کچھ یاد نہیں رہا۔

حضرت شبلی: وہ دو آیتیں کون سی ہیں؟

شیخ: ایک تو یہ ہے: وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (پارہ ۱۷، سورۃ الحج، آیت ۱۸)

ترجمہ: اور جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں بیشک اللہ جو چاہے کرے۔

اور دوسری یہ ہے: وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ (پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، آیت ۱۰۸)

ترجمہ: اور جو ایمان کے بدلے کفر لے وہ ٹھیک راستہ بہک گیا۔

شبلی: آپ کو تیس ہزار احادیث مع اسناد کے حفظ تھیں۔ اب کتنی یاد رہ گئی ہیں۔ شبلی نے دریافت کیا۔

شیخ: مجھے اِس وقت صرف ایک ہی حدیث یاد رہ گئی ہے اور وہ یہ ہے: مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہٗ ۔

(صحیح البخاری، کتاب الجهاد و السير، باب لايعذب بعذاب الله، الجزء١٠، الصفحة٢١١، الحديث٢٧٩٤)

(سنن ابی داود، کتاب الحدود، باب الحكم فيمن ارتد، الجزء١١، الصفحة٤٢٨، الحديث٣٧٨٧)

(سنن الترمذی، کتاب الحدود عن رسول الله، باب ماجاء فی المرتد، الجزء٥، الصفحة٣٧٩، الحديث١٣٧٨)

یعنی جو اپنے دین کو بدل ڈالے اس کو قتل کرو۔

شیخ نے جواب دیا۔

حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ کی حالت زار دیکھ کر بصد حسرت و رنج انہیں وہیں چھوڑ کر مراجعت فرماتے ہوئے بغداد روانہ ہوگئے۔ راستے میں ایک نہر آئی۔ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے دیکھا کہ سامنے نہر میں سے ان کے شیخ نہا کر نکل رہے ہیں اور اونچی آواز سے پڑھ رہے ہیں: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اس کے بعد شیخ نے نماز پڑھی۔ جب فارغ ہوئے تو حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے قریب ہوکر پوچھا کہ اس مصیبت سے کیسے نجات ملی ہے؟ آپ نے فرمایا عزیزو! جب تم چلے آئے تھے تو تمہارے بعد میں نے رو رو کر بڑی عاجزی سے اپنے مولا کو کہا کہ اس عذاب سے مجھے چھڑا لے۔ میری خطاؤں کو معاف کر اور گناہوں کو بخش دے۔ اے سچے سمیع دعا سن اور قبول کر۔ خدا کی ذات پر قربان جاؤں کہ اس نے میری دُعا کو قبول کرلیا۔ میرے دل کو سکون اور چین آ گیا میں نے طبیعت پر قابو پالیا۔ میرے حواس درست ہوگئے۔ عقل و شعور لوٹ آئے اور میں نے جان لیا کہ میں ابوعبداللہ اندلسی رحمتہ اللہ علیہ ہوں۔ شیخ نے بتایا اس ابتلاء و آزمائش کا کوئی سبب ہوگا!

شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے پوچھا۔

دوستو! جب ہم اس بستی پر پہونچے تھے تو وہاں ہم نے کئی آتش پرست، صلیب پرست دیکھے تھے ان گمراہوں، کافروں اور مشرکوں کو دیکھ کر میں نے ان کو تبلیغ نہیں کی اور دل میں کہا کہ......

یہ لوگ کس قدر احمق، جاہل، بے دین اور شعور سے بیگانے ہیں کہ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں ہم مؤمن، موحد، متبع سنت ہیں۔

مجھے اپنے علم و فضل اور زہد و تقویٰ پر غرور سا آیا۔ اور دل میں بڑائی اور تکبر کا خیال بھی گزرا۔ میرے دل میں ایک

آواز آئی کہ تیری توحید اور تیرا ایمان تیری ذاتی پیدا کردہ چیز نہیں ہے یہ کوئی تیرا شخصی کمال نہیں ہے۔ بلکہ سب کچھ ہماری ہی توفیق سے ملا ہے ہماری ہی دین اور عطا ہے اگر تم چاہو تو ہم جلد ہی تمہیں بتا دیں۔

عین اس وقت جب کہ مجھ پر یہ کیفیت طاری تھی مجھے محسوس ہوا کہ میرے دل سے کوئی جانور نکل کر اڑ گیا جو دراصل میرا ارادہ تھا۔ شیخ نے فرمایا۔

پھر حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ اوران کے ساتھی بغداد آ گئے۔ سب لوگوں نے خوشیاں منائیں۔ مدرسے اور درسگاہیں پھر سے آباد ہوگئیں۔ اور حضرت شیخ اندلسی رحمتہ اللہ علیہ بدستور وعظ و تذکیر اور تعلیم و تدریس اور قرآن و حدیث کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ○ (پارہ ۱۸، سورۃ النور، آیت ۴۶)

ترجمہ: اور اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔

عشق	پر	زور	نہیں	ہے،	یہ	وہ	آتش	ہے
کہ	لگائے	نہ	لگے	اور	بُجھائے	نہ	بُجھے

شیخ صنعان کی بد نگاہی:

جب حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ۔

یعنی میرا یہ قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اولیاء حاضرین وغائبین نے آپ کی تعظیم کی وجہ سے گردنیں جھکا دیں اور آپ کے کمال کو تسلیم کرلیا۔ مگر اصفہان میں شیخ صنعان نے انکار کردیا۔ جب اس کی نافرمانی کا کشف غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اُس چرواہے کی گردن پر خنزیر کا قدم ہوگا۔ کچھ مدت کے بعد شیخ محمد فریدالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ کفار کے شہروں میں سے ایک شہر کے پاس سے ان کا گزر ہوا۔ تو صنعان کی نظر ایک حسین و جمیل لڑکی پر پڑی۔ جو اپنے محل پر کھڑی چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ شیخ پہلی نظر کے ساتھ ہی اُسے دیکھ کر بے ہوش ہوگیا اور عقل جاتی رہی بس پھر کیا تھا کہ اس کے حُسن و جمال کے مشاہدے کے بعد وہاں سے آگے چلنے کی طاقت نہ رہی۔ جب اُس لڑکی نے اس کی محبت کو دیکھا تو اُس کے دل میں بھی شیخ کی محبت پیدا ہوگئی اور وہ بھی اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ اُس لڑکی کا کھانا اور سونا منقطع ہوگیا۔ جب اس کے باپ کو لڑکی کی حالت کا علم ہوا اور سوچنے لگا کہ اس کا علاج کیسے ہوگا۔ بالآخر سوائے اس کے نکاح کے کوئی

علاج سمجھ میں نہ آیا۔شیخ صنعان کواس لڑکی کے باپ نے خبر دی کہ ہمارے ہاں شادی کا طریقہ ہے کہ جس وقت ہم اپنی کسی لڑکی کی شادی کرتے ہیں تو اس کے بننے والے خاوند کوخنزیروں کا چرواہا بناتے ہیں اور وہ ہر روز ان کے لیے خنزیر کا ایک بچہ لاتا ہے اور ہم اپنی رسم کے مطابق اُس کا گوشت کھاتے ہیں اور یہ سلسلہ نکاح کے وقت تک جاری رہتا ہے جب نکاح کا وقت آتا ہے تو اس کے ایک ہاتھ میں شراب کا پیالہ اور خنزیر کا گوشت جب کہ دوسرے ہاتھ میں لڑکی کا دامن پکڑاتے ہیں۔شیخ صنعان یہ سُن کر بہت خوش ہوا اوراس کی خدمت کو بغیر کسی جھجک کے پورا کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور وہ ہر روز صبح کے وقت ایک خنزیر کا بچہ اپنی گردن پر اُٹھا کر اُن کے پاس لاتا۔ جب مقررہ مدّت پوری ہوگئی اب نکاح کا وقت آ گیا تو انہوں نے شیخ صنعان کے ہاتھ میں خنزیر کا گوشت اور شراب کا پیالہ اور دوسرے ہاتھ میں اُس حسینہ کا دامن بڑی خوشی سے تھمادیا۔ جب شیخ نے شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے کا ارادہ کیا تو شیخ فریدالدین عطار نے بلند آواز سے پکارایاسُلطان سیّدعبدالقادر ہمارا شیخ گمراہ ہورہا ہے۔امداد،امداد یا محی الدین۔

اس وقت پیرانِ پیر وضو کررہے تھے اور آپ نے وضو کرتے کرتے پانی کا ایک چھینٹا مارا کہ شیخ صنعان کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔گوشت اور شراب کا پیالہ اس کے ہاتھ سے گر پڑا اور اپنی غفلت سے بیدار ہو گیا۔فوراً جنگل کی طرف بھاگا۔فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہاں بھاگ رہے ہو۔شیخ صنعان نے جواب دیا اس کی طرف جارہا ہوں جس کی گستاخی کرنے کی وجہ سے مجھ پر یہ مصیبت آئی۔اب ان سے معافی مانگنے جارہا ہوں۔ پھر جب بغداد پہنچے اور اپنا منہ سیاہی کے ساتھ سیاہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو باندھا اور خادموں کے ساتھ دروازے پر کھڑا ہو گیا اور ظاہر و باطن سے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے عاجزی کرنے لگا۔غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کواس پر ترس آ گیا اوراس کے سابقہ فعل کو معاف کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کھولے اوراسے وضو کرنے کا حکم دیا۔اس کے بعد سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ الٰہی میں شیخ صنعان کیلئے دُعا مانگی۔تو اللہ تعالیٰ نے پیرانِ پیر کی دُعا پر شیخ صنعان کے کئے ہوئے گناہ معاف فرمادیئے۔ (تسکین الخاطر،صفحہ ۴۹)

ابن سقّا کی بد نگاہی: عبداللہ بن علی جحروی تمیمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تحصیل علم کے لئے بغداد آیا اور مدرسہ نظامیہ میں داخل ہو گیا۔ابن سقاء میرا ہم جماعت اور ہم سبق تھا ہم دونوں عبادت کرتے اور اہل اللہ کی زیارت کیلئے نکل جاتے۔ بغداد میں ایک شخص کے متعلق شہرت تھی کہ وہ وقت کا غوث ہے اور جب چاہتا ہے ظاہر ہوتا ہے اور جب چاہتا ہے غائب ہو جاتا ہے چنانچہ ہم اس شخص سے ملنے کیلئے چلے گئے اور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بھی

ہمارے ساتھ تھے۔راستہ میں ابن سقاء نے کہا کہ آج میں اس سے ایک علمی مسئلہ پوچھوں گا جس کا وہ جواب نہیں دے سکے گا۔میں نے کہا میں ایک مسئلہ پوچھوں گا۔دیکھئے وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔شیخ عبدالقادر جیلانی فوراً کہنے لگے۔معاذ اللّٰہ میں تو ان سے کوئی مسئلہ نہیں پوچھوں گا بلکہ مجلس میں بیٹھ کر فیض زیارت اور فیض صحبت ہی حاصل کروں گا۔جب ہم تینوں وہاں پہنچے تو دیکھا کہ وہ وہاں موجود نہیں ہیں اور تھوڑی دیر کے بعد انہیں وہاں بیٹھے پایا۔تو انہوں نے ابن سقاء کو قہر آلود نگاہوں سے دیکھا اور غصہ سے فرمایا۔

اے ابن سقاء خدا تیرا بھلا نہ کرے۔تو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھتا ہے جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں کان کھول کر سنو وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے۔میں دیکھ رہا ہوں کہ کفر کی آگ تیرے سینے میں شعلے مار رہی ہے۔اس کے بعد انہوں نے میری طرف متوجہ کر فرمایا۔عبداللہ تو مجھ سے اس لئے مسئلہ دریافت کرتا ہے کہ میں کیا جواب دوں گا۔وہ مسئلہ یوں ہے اور اس کا جواب یہ ہے مگر تو بے ادبی کی وجہ سے کانوں تک دنیا میں غرق ہو جائے گا۔اس کے بعد سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے پاس بٹھا کر نہایت احترام کیا اور فرمایا۔عبدالقادر تم نے ادب کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کو راضی کر لیا۔میں دیکھتا ہوں کہ ایک وقت آئے گا جب تم بغداد کے منبر پر بیٹھے وعظ کر رہے ہو گے اور اعلان کرو گے۔

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ۔

یعنی میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔

اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اس وقت تمام اولیاء اللہ تیری عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی گردنیں جھکا دیں گے۔یہ بات کہتے ہی وہ یکدم غائب ہو گئے اس کے بعد وہ نظر نہیں آئے۔ابن سقاء علوم شرعیہ میں ایسا مستغرق ہوا کہ وقت کے اکثر فقہیہ اور علماء اس کی قابلیت کا لوہا ماننے لگے وہ علم مناظرہ میں اس قدر حاوی تھا کہ وہ اپنے مدمقابل کو ساقط کر دیتا۔ساتھ ہی ساتھ وہ فصاحت اور وقار میں مشہور زمانہ ہو گیا۔خلیفہ عباس نے اسے اپنے خاص مصاحبوں میں شامل کر لیا اور شہنشاہ روم کی طرف اسے سفیر بنا کر روم بھیج دیا۔جہاں اس نے شاہی دربار میں عیسائی علماء کو ایک مناظرہ میں شکست دی۔بادشاہ کے دل میں اس کی قدر اور بڑھ گئی۔ایک دن وہ بادشاہ کی حسین لڑکی کو دیکھ کر دل دے بیٹھا اور بادشاہ کو نکاح کی درخواست کی۔بادشاہ نے اسے کہا کہ اگر تم عیسائیت قبول کر لو تو مجھے کوئی عذر نہیں۔اِس نے کہا ٹھیک ہے اور وہ اسلام سے دستبردار ہو کر عیسائی بن گیا۔اب اسے اس غوث کی بات یاد آئی اور سمجھ گیا کہ یہ سارا نتیجہ ان کی بدُعا کا ہے۔

(نزھتہ الخاطر،صفحہ ۸۹)

حکایت: ایک عالم دین فوت ہوئے تو کسی نے خواب میں دیکھا کہ ان کا چہرہ سیاہ ہو چکا ہے۔خواب دیکھنے والے نے وجہ پوچھی تو اِس عالم دین نے بتایا ایک دن ایک لڑکا دیکھا تو میں نے اس کی طرف نظر بھر کر دیکھا اِس وجہ سے میرا چہرہ آگ میں جل گیا ہے (روسیاہ ہوگیا ہے)۔ (روح البیان)

فائدہ: دنیا میں گناہ کی فوراً سزا نہیں ملتی۔اگر مل بھی جائے تو کچھ نہیں۔قبر وحشر کی سزا وعذاب سخت سے سخت تر ہے۔

حکایت: ایک صاحب فوت ہوگئے تو ان کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔انہوں نے جواب میں کہا میرے سارے گناہ بخش دیئے گئے ہیں مگر ایک گناہ نہیں بخشا گیا اور مجھے اس گناہ کی پاداش میں روک لیا گیا حتیٰ کے میرے چہرے کا گوشت گر گیا۔دیکھنے والے نے پوچھا وہ کیا گناہ تھا۔تو جواب میں کہا کہ میں نے ایک دن ایک لڑکے کو شہوت کی نظر سے دیکھا تھا۔ (نزھتہ الناظرین)

حکایت: ابوعبداللہ جیلی کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے استاد صاحب کے ساتھ جارہا تھا تو میں نے ایک خوبرو لڑکا دیکھا اور کہا: یااستاذی توی یعذب اللّٰہ ھذا الصورۃ ۔ ﴿یعنی اے میرے استاد کیا آپ کا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی پیاری صورت کو عذاب دے گا۔﴾ یہ سن کر استاد صاحب نے فرمایا اس نظر کا تو عنقریب انجام دیکھے گا۔اس شاگرد کا بیان ہے کہ بیس سال کے بعد مجھے سارا قرآن بھول گیا۔ (نزھتہ الناظرین)

فائدہ: قرآن کا بھول جانا معمولی سزا نہیں لیکن اسے سمجھے کون......

حکایت: ایک مرد صالح نمازی پابند صوم وصلوٰۃ تہجد گزار جس نے حج بھی کیا ہوا تھا مگر وہ اپنی نظر کی حفاظت نہیں کرتا تھا۔عورتوں کو بری نظر سے دیکھا کرتا تھا وہ فوت ہوگیا تو ایک دوست جس کو کشفِ قبور حاصل تھا وہ اس کی قبر پر گیا واپسی پر اس نے بتایا کہ اس کو قبر میں بدنگاہی کی وجہ سے سخت تکلیف ہورہی ہے۔

حکایت: ایک جگہ ایک عابد زاہد تھا اس کے پڑوس میں کچھ احباب رہائش پذیر تھے ان کی ایک بہن جوان تھی وہ پڑوسی کاروبار کے سلسلہ میں کہیں جانا چاہتے تھے انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ بہن کو کس کے پاس چھوڑیں۔کہیں اطمینان حاصل نہ ہوا تو ان بھائیوں نے فیصلہ کیا یہ ہمارا پڑوسی بڑا ہی نیک عابد وزاہد ہے اگر یہ ذمہ داری اٹھالے تو ہمیں کسی قسم کی فکر نہ ہوگی۔یہ طے کر کے وہ اس عابد کے پاس گئے اور ماجرا عرض کیا اس نے انکار کر دیا۔آخر کار منت سماجت کر کے یہ منایا کہ آپ دو وقت ہمارے دروازے پر روٹی رکھ کر دستک دیدیا کریں ہماری بہن روٹی اٹھالیا کرے گی۔اس عابد نے یہ بات مان لی۔بھائیوں کے چلے جانے کے بعد یہ سلسلہ چلتا رہا۔ایک دن عابد کا ان کی بہن کے ساتھ آمنا سامنا ہوگیا اس کو دیکھا دل میں خواہش پیدا ہوگئی کیونکہ امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے کہ بری نظر شیطان کے

تیروں میں سے ایک زہر آلودہ تیر ہے جس کو لگ گیا خطا نہیں جائے گا۔بس وہ تیر عابد صاحب کو بھی ان کی نظر کو نہ بچانے کی وجہ سے لگ گیا پھر اس کے گھر آنا جانا شروع کر دیا اور وہ بدکاری (زنا) میں مبتلا ہوگیا حتیٰ کہ وہ عورت حاملہ ہوگئی۔شیطان نے وسوسہ دیا کہ بہت بدنامی ہوگی اسے قتل کر دو۔عابد نے اس کو قتل کر کے صحن میں دبا دیا اور جب اس کے بھائی واپس آئے تو عابد نے جواب میں کہا مجھے معلوم نہیں کہیں چلی گئی ہوگی۔شیطان نے انسانی صورت میں آ کر بھائیوں کو بتا دیا کہ اس عابد نے کیا کیا ہے اور قتل کر کے یہاں صحن میں دبا دیا ہے۔جب زمین کو کھودا تو بہن کی لاش برآمد ہوگئی پھر اس عابد کو دنیا میں جو کچھ ہونا تھا ہوا اس کے ساتھ وہ ساٹھ سالہ عبادت بھی برباد کر بیٹھا۔

نیک نگاہ پر انعام خداوندی :بدنگاہی کے واقعات پڑھے ہیں ایک دو واقعے وہ بھی پڑھ لیں جن سے معلوم ہو کہ نیک نگاہ پر اللہ عزوجل کی طرف سے کتنے بڑے انعامات نصیب ہوتے ہیں۔

حکایت :سیّدنا سلیمان بن یسار رحمتہ اللہ علیہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ حج کے لئے نکلے اور جب وہ ابواء کے مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کیا۔ساتھی نے کہا آپ یہاں تشریف رکھیں اور میں بازار سے کھانے پینے کے لئے کچھ لے آؤں۔اس کے جانے کے بعد جب کہ حضرت سلیمان بن یسار جو کہ صاحبِ حسن و جمال تھے خیمے میں بیٹھے تھے کہ ایک بدو عورت نے جو کہ پہاڑ کی چوٹی پر رہائش پذیر تھی اس نے دیکھ لیا وہ فریفتہ ہوگئی۔وہ بدو عورت برقع پہن کر نیچے اتری اور سامنے کھڑے ہو کر بولی مجھے کچھ دو۔آپ نے سمجھا کہ یہ کھانے کی چیز مانگتی ہے آپ اٹھے تا کہ کوئی کھانے کی چیز تلاش کر کے اسے دیں اس عورت نے کہا: **لست ارید ھذا** میں کھانے کو کچھ نہیں مانگتی میں اس چیز کی طالب ہوں جو کہ عورتوں کو مردوں سے ملتا ہے۔یہ سن کر آپ نے فرمایا تجھے تو شیطان نے تیار کر کے بھیجا ہے۔یہ کہہ کر حضرت نے اپنا سر گھٹنوں پر رکھ کر چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا اتنا زور سے روئے کہ وہ عورت ڈر گئی اور برقع اوڑھ کر چلتی بنی آپ روتے رہے حتیٰ کے ساتھی آ گیا اس نے دیکھا کہ حضرت کا رو رو کر گلا بیٹھ چکا ہے آنکھیں سوجی ہوئی ہیں۔ساتھی نے عرض کیا حضرت اس انداز سے رونے کا سبب کیا ہے۔آپ نے ٹالنا شروع کیا لیکن ساتھی کا اصرار برابر بڑھتا رہا پھر آپ نے صورت حال بیان کی تو ساتھی نے چیخیں مار کر رونا شروع کر دیا۔آپ نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے؟اس نے عرض کیا اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو شاید بدکاری سے نہ بچ سکتا پھر وہ دونوں چل پڑے۔جب خانہ کعبہ کا طواف کیا تو حضرت سلیمان بن یسار کو اُونگھ آ گئی دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں حسن و جمال کے پیکر،عرض کی حضور آپ کا اسم شریف کیا ہے؟ فرمایا میرا نام یوسف ہے۔عرض کیا یوسف صدیق (اللہ تعالٰی کے نبی) آپ نے فرمایا ہاں میں وہی ہوں۔تو عرض کیا حضور آپ کا واقعہ عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) کے ساتھ عجیب ہوا۔تو فرمایا تیرا معاملہ بدو عورت کے ساتھ عجیب تر ہے۔ (نزھتہ الناظرین)

حکایت: کسی بادشاہ کی بیگمات سیر کیلئے باغ میں گئیں۔سیر سے فارغ ہوئیں تو واپسی کا ارادہ کیا اپنی اپنی پالکیوں میں بیٹھ گئیں لیکن شہزادی جو کہ پھول چننے میں مشغول تھی شتر بانوں نے یہ سمجھا کہ بیٹھ گئی ہیں روانہ ہوگئے تو شہزادی جب واپس پالکیوں کی جگہ آئی تو سب جا چکے تھے رات کا وقت تھا شہزادی بہت پریشان ہوئی دیکھا ایک مسجد ہے وہ پناہ حاصل کرنے کے لئے مسجد میں چلی گئی۔وہاں ایک نیک سرشت نوجوان مسافر بھی تھا اس کی اچانک نظر شہزادی پر پڑی تو دیکھا ایک نازونعم میں پلی ہوئی زرق برق لباس میں ملبوس نوجوان لڑکی ہے نفس ظالم نے وسوسے ڈالنے شروع کر دیئے کہ ایسا موقعہ پھر ہاتھ نہیں آئے گا نفسانی خواہش بھی پوری کرو اور زیورات بھی ایک خزانہ ہیں یہ بھی حاصل کرو لیکن ایمان نے کہا کہ اگر یہ بدکاری والا کام کیا تو روز قیامت دوزخ کی آگ سے چھٹکارا کیسے ہوگا۔نفس نے کہا قیامت کی آگ کو پھر دیکھا جائے گا یہ موقع تو لطف اندوز ہونے کا ہے۔ایمان نے کہا یہ چراغ جو مسجد میں جل رہا ہے یہ وہ آگ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے کتنی بار اپنی رحمت سے دھو کر دنیا میں بھیجی ہے پہلے اس کو آزمالو اگر یہ آگ برداشت نہ کرسکو تو دوزخ کی آگ کیسے کرو گے۔یہ کہہ کر اس ایماندار نے اپنی انگلی چراغ کی آگ پر رکھی تو انگلی جلی فوراً کھینچ لی جب ذرا درد کم ہوا تو نفس نے پھر جوش مارا۔پھر انگلی چراغ کی آگ پر رکھ دی پھر جلن ہوئی تو کھینچ لی یوں ہی کرتے کرتے رات گذار دی اور انگلی جلا دی صبح ہوئی تو پولیس اس شہزادی کو تلاش کرتے مسجد میں آئی شہزادی کو لے کر پولیس والے بادشاہ کے ہاں پہنچے بادشاہ کی دریافت پر پولیس والوں نے بیان کیا یہ شہزادی مسجد میں تھی اور ایک مسافر تھا۔بادشاہ کو سخت غصہ آیا اور بے قابو ہوکر شہزادی کو قتل کرنے کے لئے تلوار سونت لی۔شہزادی نے کہا ابا مجھے قتل کردینا آپ کے لئے آسان ہے لیکن پہلے حقیقت حال تو سن لیں جس مسجد میں میں نے رات گذاری ہے وہاں جو مسافر تھا اسے بلا کر دیکھ تو لیں اس کے ہاتھ کا کیا حال ہے؟ پھر جو آپ نے کرنا ہوگا کریں ورنہ انسان کا قتل قیامت کے دن بہت بھاری ہوگا۔بادشاہ نے مسافر کو بلوایا اور پوچھا پھر جب بادشاہ کو حقیقت حال کا علم ہوا تو حیران رہ گیا اور ڈر گیا۔بادشاہ نے اس مسافر کا نکاح اسی شہزادی سے کر دیا اور سلطنت اس کے حوالے کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوگیا۔

درس عبرت: اللہ تعالیٰ کے خوف نے اس فقیر کو جس نے انگلی جلا ڈالی تھی بادشاہ بنا دیا حرام کی معمولی سی لذت سے بچ جانے والے کو وہی شہزادی بھی تازندگی حلال کے طور پر نصیب ہوگئی اور بادشاہت بھی انعام میں مل گئی۔

(مکتوبات صدریہ)

شیطان کی شرارت: بدنگاہی شیطان کی شرارت کا ایک ادنیٰ عمل ہے جس سے وہ بیشمار بندگانِ خدا کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے اس پر اسے کچھ محنت بھی نہیں کرنی پڑتی ورنہ وہ تو انسان کے گمراہ کرنے میں بہت بڑے جتن اور حیلے بناتا ہے صرف ایک حکایت ملاحظہ ہو۔

برصیصا زاھد: برصیصا عبادت گذار اور زاہد، شب بیدار اور شہرہ آفاق درجہ رکھتا تھا کہ اس سے فیض روحانی اکتساب کرنے والے اس کے ساٹھ ہزار شاگرد تھے جو اس کی نصیحت کی برکت سے ہوا میں اڑا کرتے تھے۔ ملائکہ برصیصا کی عبادت پر تعجب کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ تم تو برصیصا کی عبادت پر متعجب ہو لیکن یاد رکھو کہ برصیصا کی محنت میرے نزدیک کفر پر مقدر ہو چکی ہے۔

شیطان ایک عابد و زاہد کے لباس میں برصیصا کے پاس آیا اور اس کے دروازہ پر کھٹکھٹایا۔

برصیصا نے کہا کون ہے؟ شیطان نے جو عابد کے لباس میں تھا اور اس کو گمراہ کرنے آیا تھا کہا میں ایک عابد دُور دراز سے تیری عبادت کا شہرہ سن کر آیا ہوں کہ تیرے پاس رہوں اور تیری عبادت کے انوار سے اکتساب کروں۔ برصیصا نے کہا جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ اس کے واسطے خود کافی ہوتا ہے۔ کسی کی اس کو مدد اور نصرت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(اب ہم ذیل میں اخیر مضمون تک شیطان کو مصنوعی عابد کے نام سے یاد کریں گے)

مصنوعی عابد نے اس کے پاس کھڑے ہو کر عبادت کرنی شروع کر دی۔ اور وہ بغیر کھانے پینے کے مسلسل تین دن رات عبادت کرتا رہا۔ اس سے برصیصا کو بے حد تعجب ہوا۔ اس نے کہا کہ میں بیس سال سے عبادت کرتا ہوں لیکن عبادت میں یہ کیفیت جس سے میں کھانے، پینے اور سونے سے بے نیاز ہو جاؤں حاصل نہیں ہوئی۔ برصیصا نے مصنوعی عابد کو کہا اس کی کیا تدبیر ہے کہ میں تیری مثل ہو جاؤں۔

مصنوعی عابد: یہ چیز معصیت اور نافرمانی سے حاصل ہوتی ہے۔

برصیصا: (حیران ہو کر) یہ کس طرح؟

مصنوعی عابد: اس طرح کہ نافرمانی اور گناہ سے آدمی جب توبہ استغفار کرتا ہے تو اللہ اس پر مہربان ہوتا ہے کہ گناہوں پر عفو کی قلم کھینچ دیتا ہے اور اسکو پہلے سے زیادہ قرب عطا کرتا ہے۔

برصیصا: میں کونسا گناہ کروں گا؟

مصنوعی عابد: قتل گناہ۔

برصیصا: (کانوں پر ہاتھ رکھ کر) توبہ! توبہ! میں ساری عمر ایک مکھی کا مارنا بھی اپنی جرأت سے زیادہ سمجھتا رہا ہوں مجھ سے یہ ہرگز نہیں ہو سکے گا کہ میں کسی انسان کو قتل کروں۔

مصنوعی عابد: اوہو......تمہاری ریاضت نے اس حد تک بزدل اور کمزور بنا دیا ہے اچھا اگر تم قتل نہیں کر سکتے تو پھر تم کو کسی عورت سے زنا کرنا ہوگا۔

برصیصا: میں یہ بھی نہیں کروں گا۔

مصنوعی عابد: اگر تم یہ بھی نہیں کرتے تو شراب پیو۔

برصیصا: (شراب پینے پرآمادہ ہوجاتا ہےاور پوچھتا ہے کہ) وہ کہاں سے ملے گی۔

مصنوعی عابد نے برصیصا کوگناہ کی دلدل میں پھنسانے میں کوئی فروگذاشت نہیں کی تھی۔اس نے اس کو یقین دلادیا تھا کہ وہ اس کا مخلص دوست اور سچا ہمنشین ہے اور وہ جو کچھ اس کو کہتا ہے اس میں اس کی بھلائی اور بہتری ہی مطلوب ہے۔شیطان کی کوشش اس حدتک بارآور اور کامیاب ہوئیں کہ برصیصا جیسا پرانا عابد بھی اس کے دامِ تزویر میں آگیا اور شراب پینے کی خواہش میں بے تاب اور متوالوں اور پرانے میخواروں کی طرح اس کا متلاشی ہوگیا ہے۔

مصنوعی عابد نے اس کوایک شہر کا پتہ دیا کہ جہاں ایک عورت سے اس کوشراب مل سکے گی۔ برصیصا اس شہر کی طرف شوق سے قدم اٹھائے چلا جارہا تھا۔ملائکہ انگشتِ بدنداں تھے ان کے حیرت واستعجاب کی کوئی حد نہ تھی کہ آج وہی برصیصا جو اس سے قبل اپنی عبادت سے آسمانی مخلوق کو غیر معمولی حیرت میں ڈالے ہوئے تھا اور جس کے وجود پر زمین کو ناز اور آسمان کو فخر تھا اپنی دوسوسال کی متاع کو تباہ وبرباد کرنے پر تلا ہوا ہے اور ظلمت نے ہر طرف سے اس کو گھیرا ہوا ہے۔

جب برصیصا نے اس شہر میں پہنچ کر شراب پی۔تو اس کے نشہ میں اس نے اسی عورت سے زنا کیا اور پھر جب اس کا شوہر باہر سے آیا تو اس نے اس کو بھی قتل کیا۔مصنوعی عابد نے بادشاہ کو جا کر کہا۔ برصیصا عابد نے آج شراب پی اور زنا کیا اور قتل بھی کیا۔بادشاہ نے برصیصا کو پکڑ کر زنا اور شراب کی یکے بعد دیگرے سزادی......اور بعدازاں اس کو قتل کے قصاص میں صلیب پر چڑھایا گیا۔مصنوعی عابد نے برصیصا سے آکر کہا میں شیطان ہوں میں تو اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ تیری دوسوسال کی عبادت بھی تم کو میرے پھندے اور مکروفریب سے نہ بچاسکی۔اب بھی اگر تو چاہے تو میں تجھ کو سُولی سے اتارسکتا ہوں۔ برصیصا نے کہا کہ تو مجھ کو سولی سے اتاردے تو میں تیرا ممنون ہوں گا۔مگر شیطان نے اس کو کہا۔اس وقت تو مجھ کوایک سجدہ کر برصیصا نے کہا میں لکڑی سے بندھا ہوا ہوں کس طرح سجدہ کروں۔شیطان نے کہا سر کے اشارے سے۔ برصیصا نے اس کو سر کے اشارے سے سجدہ کیا اور کافر ہو کر مرا۔

برعمل تکیه مکُن خواجهٔ روزِ ازل

توچه دانی قلم صنع بنامت چه نوشت

یعنی عمل پر تکیہ نہ کر کہ روزِ ازل میں نامعلوم قلمِ صانع نے تیرے لئے کیا لکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو بدنگاہی کی تباہی سے محفوظ و مامون فرمائے۔(آمین)

فقط والسلام

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ (بہاول پور۔پاکستان)